آزمائشی اشاعت

مذہبی تعلیمات

ساتویں جماعت کے لیے

(نئے نصاب کے مطابق)

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

ناشر

سُندس انٹرپرائزز۔ کراچی

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو محفوظ ہیں

یہ کتاب سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو نے تیار کروائی جسے صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسسمنٹ اینڈ ریسرچ سندھ جام شورو، کی تصحیح کے بعد صوبائی محکمۂ تعلیم و خواندگی، حکومتِ سندھ نے بمراسلہ نمبر: SO(C)SELD/STBB-18/2021 مورخہ 30 مارچ 2021 صوبہ سندھ کے سرکاری اسکولوں کے لیے بطور واحد مذہبی تعلیمات کی درسی کتاب منظور کیا۔

نگرانِ اعلیٰ: آغا سہیل احمد (چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ)

نگراں: عبدالباقی ادریس السندی

مصنفین: پونجراج کیسرانی
نیاز احمد راجپر
پروفیسر عبدالوحید اندھڑ

مترجم: پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن چنڑ

ایڈیٹرز: پروفیسر محمد ناظم علی خان ماتلوی
ندیم ریاض ڈیوڈ

صوبائی جائزہ کامیٹی

☆ انجینئر اے۔ ایل جگرو ☆ ڈاکٹر چمن منشا
☆ عبدالباقی ادریس السندی ☆ جیون منشاروپانی
☆ چیتن داس مینگواڑ ☆ نکھٹ سنگھ سوڈھو
☆ پروفیسر محمد وسیم مغل

طبع کنندہ: حمید پرنٹنگ پریس، کراچی

فہرست

عنوان	صفحہ
باب اول: مذاہب کا تعارف	۱
۱۔ فنونِ لطیفہ میں مذہب کا کردار	۲
۲۔ ادب میں مذاہب کا کردار	۷
۳۔ عمارت سازی میں مذہب کا کردار	۱۲
۴۔ زرتشت مذہب کا تعارف اور ترقی	۱۸
۵۔ زرتشت مذہب کے تصورات	۲۳
باب دوم معاشرتی و اخلاقی اقدار	۲۹
۱۔ قومی تعمیر میں وقت کی پابندی کا کردار	۳۰
۲۔ دوسروں میں نعمتیں بانٹنا	۳۴
۳۔ ایمانداری اور سچائی	۳۸
۴۔ محلے میں رہنے کے اصول	۴۳
۵۔ ٹریفک کے قواعد و ضوابط	۴۸

عنوان	صفحہ
باب سوم: معاشرتی آداب	۵۴
۱۔ رابطہ اور اس کے طریقے	۵۵
۲۔ مواصلاتی رابطہ	۶۰
۳۔ زبان کے ذریعے رابطہ	۶۶
باب چہارم: اہم شخصیات	۶۹
۱۔ حضرت رابعہ بصری	۷۰
۲۔ زَرتُشت	۷۵
۳۔ مقدس توما حواری	۷۹
باب پنجم: مذہبی تیوہار	۸۴
۱۔ عید الاضحیٰ	۸۵
۲۔ ایسٹر	۸۹
۳۔ ہولی	۹۳
۴۔ نوروز	۹۷

باب اول

مذاہب کا تعارف

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ:

- فنونِ لطیفہ، ادب اور عمارت سازی کے فروغ میں مذہبی کردار کے بارے میں بتا سکیں۔
- زرتشت مذہب کے حوالے سے اس مذہب کی ترقی بیان کر سکیں۔
- زرتشت مذہب کے مقدس کتابوں کو جان سکیں۔
- زرتشت مذہب کی مذہبی تعلیمات کے بارے میں بیان کر سکیں۔

ابتدا ہی سے لوگوں کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ اس دنیا میں کوئی اعلیٰ ہستی ضرور موجود ہے جو ان کی حفاظت کر رہی ہے۔ وہ ہستی انسانی سوچ اور اس دنیا کی تمام مخلوقات سے بالاتر ہے اور اس دنیا کا نظام چلا رہی ہے ، جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور جسے کبھی موت نہیں آئے گی، اور کائنات کی تخلیق کے کچھ عرصے بعد، مالکِ حقیقی نے انسان کو زمین پر اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا اور ان کے لیے انسانی زندگی کے مقصد اور زندگی کے قیمتی اصولوں پر کامیابی سے چلنے کے لیے اپنی ہدایت کا ایک سلسلہ شروع کیا اور اس دنیا میں اپنے سچے رہنما بھیجے، جنھوں نے مالکِ حقیقی کے حکم سے انسانوں تک اپنے مالک کا فرمان پہنچایا اور ان کی ذہنی ، روحانی ، اخلاقی ، جسمانی اور فکری قوتوں کو فروغ دینے میں ان کی رہنمائی فرمائی جس کی روشنی میں مذہب کے بانیوں یا ان کے پیروکاروں نے اس کو بڑھایا اور دوسرے لوگوں تک پھیلایا۔ اسی طرح دنیا میں مختلف مذاہب وجود میں آئے، جن میں سے زرتشت مذہب بھی ایک ہے۔

اس باب میں فنونِ لطیفہ، ادب اور عمارت سازی میں مذاہب کا کردار کے ساتھ زرتشت مذہب کا تفصیلی تعارف دیا گیا ہے۔

فنونِ لطیفہ میں مذاہب کا کردار

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- فنونِ لطیفہ کی وصف بیان کر سکیں۔
- فنونِ لطیفہ کے فروغ میں مذاہب کے کردار کو جان سکیں۔

فنونِ لطیفہ کا مفہوم

فنون، فن کی جمع ہے جس کے معنی ہنر، حرفت اور کاریگری ہے۔ جب کہ لطیف، باریک اور پسندیدہ چیز کو فن کہا جاتا ہے۔ فنونِ لطیفہ سے مراد انسانی جذبات، کیفیات اور افکار کو اظہار کا لباس دینے والے انسانوں کے وہ ہنر اور حرفتیں ہیں، جن سے لوگوں کو راحت اور خوشی ملتی ہے اور ان کی روح، ذہن اور جسمانی اعضا مشاہداتی سرور محسوس کرتے ہیں۔ رقص، موسیقی، مصوری، خطاطی، شعروشاعری، سنگ تراشی، عمارت سازی، فلم سازی، فوٹوگرافی اور کھانا پکانا آج کل فنونِ لطیفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مگر پچھلے زمانے میں صرف موسیقی، مصوری، شاعری، سنگ تراشی اور رقص کو شمار کیا جاتا تھا۔

فنونِ لطیفہ کے فروغ میں مذاہب کا کردار

"فنونِ لطیفہ انسان کی فطری صلاحیتوں کے اظہار کا ذریعہ ہیں، جو انسان کے ذہنی، جذباتی اور روحانی افکار کو ظاہر کرتیں ہیں۔ فنونِ لطیفہ میں مصوری، شاعری، موسیقی اور مجسمہ سازی، ادب، خطاطی، نقاشی، لوک رقص اور دست کاری وغیرہ شامل ہیں۔"

مسیحیت: مسیحیت میں مصوری کے فن کے حوالے سے بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ ان کی مذہبی عبادت گاہیں "گرجاگھروں" (Churches) کے نام سے جانی جاتی ہیں، جو روح کو راحت دینے والی اور خوبصورت تعمیر کا نمونہ ہیں۔ گرجاگھروں کے مناظر دیکھنے کے لائق ہیں اور ان کی نقاشی آنکھوں کو بھاتی ہے۔

مسیحیت میں موسیقی کے فن کو ترقی ملی اور گرجا گھروں میں موسیقی کے سازوں کا استعمال کی وجہ سے بے شمار ساز ایجاد کیے گئے ہیں۔ مسیحی فنکاروں نے اپنے مذہب سے متاثر ہو کر اپنے مذہبی عقائد کا بھرپور اظہار کیا ہے۔

اسلام: مسلمانوں نے اپنے جذبات اور احساسات کے اظہار کے لیے خطاطی، جلد سازی، گل کاری اور نقاشی کے علاوہ مذہبی تعمیر (Architecture) کے فن کو اختیار کیا۔ اسلام فنونِ لطیفہ کے اعتبار سے بھی مختلف رویوں کو فروغ دیتے نظر آتا ہے۔ مسلمانوں نے اپنے مذہبی کتابوں کو نقل کرتے وقت خطاطی کو استعمال کیا کرتے تھے۔ آج بھی بے شمار کتاب خانوں میں یہ عملی کتابیں موجود ہیں۔

ہندو دھرم / سناتن دھرم: ہندو دھرم میں موسیقی کے فن کے ساتھ ساتھ "نِرت" یعنی رقص کی بھی اجازت ہے۔ اس کے علاوہ مجسمہ سازی بھی اس مذہب کی خاص حصے کے طور ظاہر ہوتی ہے۔ ہندوؤں کی عبادت گاہ مندر رہے، جس کی تعمیر مجسموں کی شکل میں نظر آتی ہے۔ ہندوؤں کے مندروں میں مجسموں اور تصویروں کے علاوہ ستونوں اور دیواروں پر نقاشی بھی فنونِ لطیفہ کے بہترین نمونہ ہیں، جن سے ان کے مذہنی عقائد کی عکاسی ہوتی ہے۔

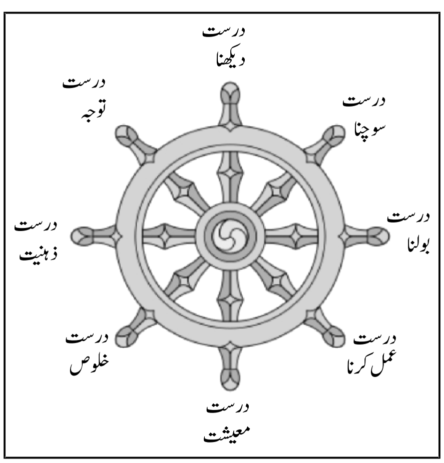

بودھ دھرم: بودھ دھرم میں بھی فنونِ لطیفہ کو کافی شہریت ملی ہے۔ بودھ دھرم کے بانی مہاتما گوتم بودھ کی زندگی کے مختلف ادوار کو مجسموں اور مصوری میں پیش کیا گیا ہے۔ بودھ مذہب کی عبادت گاہوں میں اسٹوپا (Stupa)، پگوڈا (Pagoda)، خانقاہیں (Monas-teries) شامل ہیں۔ جن کے تعمیر میں بہت خوبصورتی اور کاریگری نظر آتی ہے، جو فنونِ لطیفہ کا ایک خوبصورت اظہار ہے۔

بودھ دھرم کی نشانیوں میں ایک نشان پہیّا (Wheel) ہے، جو آٹھ حصوں میں بٹا ہوا ہے، جو بودھ دھرم کے آٹھ درجات کی نمائندگی کرتا ہے، جس کے مطابق بودھ دھرم کے پیروکار اپنی زندگی میں درست خیالات اور درست ارادے رکھنا، سچ بولنا، درست عمل کرنا، درست روزی کمانا، درست جدوجہد کرنا اور درست سوچ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سکھ دھرم: سکھوں کے پاس بت پرستی نہیں کی جاتی، اس لیے ان کی عبادت گاہوں یعنی گردواروں میں زیادہ تر مصوری اور فوٹو گرافی کا فن ملتا ہے، جس میں بابا گرونانک دیو جی اور دوسرے گروؤں کے بارے میں معلومات ملتی ہے۔ اس کے علاوہ جنگی مناظر کی مصوری کے نمونے خاص طور پر ملتے ہیں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ :

انسانی جذبات کو اظہار کے روپ میں لانے والی مصوری، موسیقی، شعر و شاعری، سنگ تراشی اور رقص جیسے فن اور حرفتیں عوام کی خوشی اور رونقوں کا سبب ہوتے ہیں، انھیں فنونِ لطیفہ کہا جاتا ہے۔

دنیا کے تمام اہم مذاہب جیسے: مسیحیت، اسلام، ہندو دھرم، بودھ دھرم اور سکھ دھرم نے فنونِ لطیفہ کے فروغ میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ جس کا اثر ہر مذہب کے تعلیمات میں نظر آتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. فنون لطیفہ سے کیا مراد ہے؟
2. رقص کے اعتبار سے کون سے مذاہب مشہور ہیں؟
3. موسیقی کے بارے میں مسیحیت، سناتن دھرم اور سکھ دھرم کا کردار بیان کریں۔
4. اسلام کا فنون لطیفہ میں کیا کردار ہے؟
5. پہلے فنون لطیفہ کون سی پانچ باتوں پر مشتمل تھا؟

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. آج کل کھانا پکانے، فلم سازی، عمارت سازی اور فوٹو گرافی بھی فنون لطیفہ میں شامل ہیں۔	☐	☐
2. مسلمانوں نے خطاطی، جلد سازی، نقاشی اور اسلامی فن عمارت سازی کو اپنایا۔	☐	☐
3. فنون لطیفہ میں جنگی ہتھیار بھی شمار ہوتے ہیں۔	☐	☐
4. "نرت" کی معنی روزہ رکھنا ہے۔	☐	☐
5. بودھ دھرم کی نشانیوں میں سے پہیّا بھی ہے۔	☐	☐

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ہنر، حرفت اور کاریگری کو کہا جاتا ہے:

(الف) فن (ب) علم

(ج) تکنیکیات (د) سائنس

2. لفظ "لطیف" کے لغوی معنی ہیں:

(الف) بڑا (ب) باریک

(ج) چھوٹا (د) موٹا

3. "سنگ تراشی" کا مطلب ہے:

(الف) لوہا کاٹنا (ب) لکڑی تراشنا

(ج) پتھر تراشنا (د) گاس کاٹنا

4. لفظ "فنون" جمع ہے:

(الف) فانی کی (ب) فنی کی

(ج) فون کی (د) فن کی

5. "نرت" کا مطلب ہے:

(الف) موسیقی (ب) نقاشی

(ج) رقص (د) آلاپ

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات درج ذیل عنوانات پر چارٹ اور اسائنمینٹ تیار کریں:

۱۔ اہم مذاہب میں موسیقی ۲۔ اہم مذاہب میں مصوری

ہدایات برائے اساتذہ کرام

فنون لطیفہ میں سے ہر فن کی وضاحت مثالوں سے سمجھائی جائیں اور ان کی تیاری کے لیے تصاویر اور ویڈیوز سے مدد لی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
حرفت	پیشہ	کیفیات	حالات
افکار	اشعار	حرفتیں	حرفت کا جمع
رقص	مجرا، ناچ	مصوری	تصویر بنانے کا ہنر
خطاطی	کتابت	سنگ تراشی	پتھر کاٹنے کا کام

ادب میں مذاہب کا کردار

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ادب کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- ادب کے فروغ میں مذاہب کے کردار کو جان سکیں۔

ادب کا مفہوم

ادب عربی زبان کا لفظ ہے جس کو اردو میں تہذیب کہا جاتا ہے۔ انسان اپنی امنگوں، خیالات، تجربات اور افکار کا اظہار جب تحریر کی صورت میں کرتا ہے تو اس سے تہذیب یا ادب کہتے ہیں۔ جس کے دو صورتیں ہیں، ایک نثری اور دوسرا شعری ادب جس کو شعروشاعری بھی کہا جاتا ہے۔

ادب کے فروغ میں مذاہب کا کردار

ادب کے کئی اقسام میں ایک قسم صوفیانہ شاعری بھی ہے، جس میں انسان روحانی احساس اور رشتہ کے ذریعے مالکِ حقیقی سے تعلق پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس کے حوالے کرتا ہے۔ عموماً صوفیانہ شاعری پیروکاروں کو اپنے مذہب اور مالکِ حقیقی کی قربت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جیسا کہ مالکِ حقیقی اور بندوں کے درمیان روحانی تعلق اور لطیف احساس کو عام زبان میں بیان کرنا انتہائی مشکل ہے، اسی لیے صوفیانہ شاعری کی مدد سے اسے پیش کیا جاتا ہے۔

مسیحیت: مسیحیت میں حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی ذات اور اخلاقیات کے بارے میں شعروشاعری بہت سے شاعروں نے کی ہے۔ جن میں دانٹے (Dante)، ولیم بلیک (William Blake)، بوئتھیس (Boethius) اور ورڈز ورتھ (Words Worth) مشہور ہیں۔ ان شاعروں نے لوگوں کو انسانیت، اخلاقیات اور مذہبی عقائد کے بارے میں آگاہ کیا۔ خاص طور پر بوئتھیس نے بائبل مقدس کی تعلیمات کو اپنی شاعری کا مرکز بنایا اور لوگوں کی رہنمائی کی۔ صوفیانہ کلام بھی پیش ہے:

مسیح پہ ایمان لانا ضروری محبت کی شمع جلانا ضروری
نجات اس کے نزدیک جانے سے ہوگی
وفا روح اقدس کے پانے سے ہوگی
اس کی حضوری میں جانا ضروری محبت کی شمع جلانا ضروری

اسلام: اسلام اسی شاعری کو فروغ دیتا ہے جس میں مالکِ حقیقی اور اس کے رسول حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کے آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت اور سلامتی ہو۔) کی تعریف کی گئی ہو۔ اس کے علاوہ جس شاعری میں اسلامی عقائد توحید، اخلاقیات اور انسانیت کا سبق دیا گیا ہو اسے بھی پسند کرتا ہے۔ ان موضوعات پر مسلمان شاعروں نے جو کام کیا ہے، وہ بے مثال ہے۔

حقیقت میں صوفیانہ شاعری کی پہچان انھی شاعروں نے کروائی ہے۔ صوفیانہ شاعری کی صنف لوگوں میں بہت مشہور ہے۔ جو حمد، نعت، مولود شریف، منقبت، مناجات کے عنوانات سے خاص پہچان رکھتی ہے۔ اس لیے عوامی طور شاعرانہ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں، جن میں شاعر اپنا کلام پیش کرتے ہیں۔ صوفیانہ شاعری میں شاعر مظفر وارثی کا کلام اس طرح ہے:

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے۔ وہی خدا ہے، وہ ہی خدا ہے۔
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے۔ وہی خدا ہے، وہی خدا ہے۔
نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیّتیں بھی۔
جو خانۂ لاشور میں جگمگا رہا ہے۔ وہی خدا ہے، وہی خدا ہے۔

ہندو دھرم / سناتن دھرم: ہندوؤں کے مذہبی کتابوں رامائن، مہابھارت اور بھگود گیتا میں اشعار کی صورت میں پرماتما یعنی مالکِ حقیقی کا پیغام دیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں ان کے دیوتاؤں کی زندگی، ان کے فرمان اور مذہبی عقائد اشعار کی صورت میں ہر پڑھنے والے کی دل پر اثر کرتے ہیں۔ یہ اشعار تمام عبادت گاہوں یعنی مندروں اور پیروکاروں کے گھروں میں بھی پڑھے جاتے ہیں۔ ہندو دھرم کے اہم شاعروں، کالی داس، بھگت کبیر، بھاشا کے مشہور شاعر گوسوامی تلسی داس وغیرہ ہندو دھرم کی اصلاحی پہلوؤں کو شاعری میں بیان کیا تاکہ عام لوگوں تک وہ پیغام پہنچے اور لوگ مالکِ حقیقی کی حقیقت کو پہچانے۔ شریمد بھگود گیتا میں ہے: جو اشعار (اشلوک) ہیں ان کے معنی یہ ہیں:

ترجمہ: ''جو اپنے تمام کاموں کو میرے حوالے کرکے پوجا کرتے ہیں اور اپنے خیالات کو مجھ پر قائم رکھتے ہیں۔ اے بھائی! میں ان سب لوگوں کو نجات دینے والا ہوں۔''

بودھ دھرم: بودھ دھرم میں تصوف کا ذکر عام ہے، جو صوفیانہ شاعری سے تعلق رکھتے ہیں۔ بودھ دھرم کے پیروکار مہاتما بودھ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کچھ وقت کے لیے گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں، تاکہ اس عرصے میں وہ یک سُو ہوکر، اس حقیقت کو جانیں کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔

ان کے پاس اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ کرکے، حق کی راہ تلاش کرنے اور اپنے آپ کو فنا کرنے کا جو سبق بھی ملتا ہے۔ انھی سوچوں کا ذکر بودھ دھرم کو ماننے والے ایک شاعر ازوموشک بو(۹۷۴۔۱۰۳۴ع) اس طرح بیان کرتا ہے:
ترجمہ: "جیسے ایک کمرے کا دروازہ اندر سے بند ہو، تاکہ جیسے ہوا، مٹی اور دھول اندر نہ داخل ہو، اسی طرح اپنے دل کو اس حقیقت سے باندھ لو کہ اس میں دنیا کا خیال، اس کی محبت، غصہ، لالچ وغیرہ داخل نہ ہو سکے۔"
سِکھ دھرم: سکھ دھرم میں شاعری پر کوئی بھی پابندی نہیں۔ سکھوں کی مذہبی کتاب گرو گرنتھ صاحب جی تقریباً ۵۰۰۰ سے زائد شبدوں پر مشتمل ہے، جن کو وہ "شبد کیرتن" کہتے ہیں۔ اس کو صبح و شام پڑھا جاتا ہے۔ اس کے شبدوں میں بابا گرونانک دیو جی کے ساتھ دوسرے گروؤں، ہندو سنتن، مہاتماؤں اور مسلمان صوفی شاعر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بھی شامل ہیں۔
"جپ جی" کا نمونہ:

ترجمہ: سچا ہے یہ صاحب سچا — سچا اس کا نام سدا
سچا نام بیان کریں وہ — جس کا الفت کام سدا
دنیا مانگے، داتا بخشے — جو مانگو، ہر بار ملے
پیش کریں دربار میں کیا تحفے — جس سے دیدار ملے
مُنھ سے وائی کیا نکالے بندہ — جس سے مالک پیار کرے
نور کے تڑکے سچا نام اور شان — وہ سوچ اور غور کرے
رحمت سے ہو لباس بدن کا — رحم سے مکتی، دوارا آئیں
ہر جا ہے وہ خود ہی سچا — نانک اصل حقیقت پائے

(بابا گرونانک۔ جپ جی۔ پوڑی:۴)

اس سبق سے معلوم ہوا کہ:

ادب کو اردو زبان میں "تہذیب" کہا جاتا ہے، اپنے تجربات، احساسات اور فکر کو جب کوئی شخص تحریری کی صورت دیتا ہے تو وہ ادب کہلاتا ہے۔ ادب کو نثر و نظم میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ادب کا ایک اہم حصہ مذہبی صوفیانہ شاعری بھی ہے، ہر مذہب میں اسی طرح کی صوفیانہ شاعری کا رواج رہا ہے، جس کے ذریعے عوام کو دلی سکون اور مذہب سے عقیدت والا جہان ملتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ادب کیا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟
2. مذہب نے ادب کے فروغ میں کیا کردار ادا کیا ہے؟
3. ہندو دھرم / سناتن دھرم اور بودھ دھرم کی شاعری کے بارے میں مثال دیں۔
4. "جپ جی" کیا ہے؟
5. مسیحیت کے مشہور مذہبی شاعروں کے نام بیان کریں۔

(ب) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. گرو گرنتھ صاحب جی کے شبد کیرتن ______ اور ______ پڑھے جاتے ہیں۔
2. اسلامی شاعری میں ______، توحید اور ______ کا سبق دیا جاتا ہے۔
3. پیارے بچو! ______ مہربان ہے، نو مولودوں کا سدا نگہبان ہے۔
4. بودھ مت کے پیروکار ______ کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔
5. ہندو دھرم / سناتن دھرم کے اہم شاعر ______ اور گوسوامی تلسی داس ہیں۔

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. اردو میں ادب کو کہا جاتا ہے:

(الف) شاعری (ب) کہانی

(ج) نظم (د) تہذیب

2. گرو گرنتھ صاحب جی کے شبدوں کو کہا جاتا ہے:

(الف) سچے شبد (ب) شبد کیرتن

(ج) شبد بھجن (د) شبد

3. "نظامِ ہستی جو چلا رہا ہے۔ وہی خدا ہے، وہی خدا ہے۔" شاعر کا نام ہے:

(الف) بابا گرونانک (ب) دانتے

(ج) مظفر وارثی (د) سچل سرمست

4. بودھ مت میں شاعر جس کیفیت میں بیٹھ کر شاعری کرتے ہیں اسے کہا جاتا ہے:

(الف) پوجا (ب) عاجزی

(ج) کٹھن جستجو (د) گوشہ نشینی

5. لفظ "ادب" زبان کا ہے:

(الف) عربی کا (ب) سندھی کا

(ج) سنسکرت کا (د) اردو کا

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

اہم مذاہب کے ادب میں سے منتخب مذہبی شاعری کو اپنے اپنے چارٹوں پر لکھ کر لائیں اور کلاس میں استاد کی زیر نگرانی ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو ادب کے متعلق مذاہب کے کردار کے متعلق مذاکرہ کرایا جائے، جس میں ہر مذہب کے مذہبی شاعری اور اس کے فروغ کے متعلق نتائج دکھائے جائیں۔ اس کے لیے ویڈیو اور آڈیو کے علاوہ کتابوں میں سے استفادہ کیا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
منقبت	تعریف، ثنا	سماعت	سننے کی طاقت
تصوف	دل کے پاکیزہ رکھنے کا سلسلہ	گوشہ نشینی	عبادت کے لیے تنہا ہونا
شبد	الفاظ	مکتی	نجات

عمارت سازی میں مذاہب کا کردار

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- عمارت سازی کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- عمارت سازی کے فروغ میں مذاہب کے کردار کو جان سکیں۔

عمارت سازی کا مفہوم

مکانات، عمارات اور رہائش گاہوں کو ڈزائین کر کے، تعمیر کرنے اور سنوار کر تیار کرنے کے علم کو عمارت سازی یا آرکیٹیکچر (Architecture) کہا جاتا ہے۔ جدید دور میں اس فن نے بہت زیادہ ترقی کی ہے، جس کی وجہ سے عمارات جلد اور بہت خوبصورت بنائی جاسکتی ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا برج خلیفہ آرکیٹیکچر کا ایک اہم شاہکار ہے۔

عمارت سازی کے فروغ میں مذاہب کا کردار

مذہبی عبادات کی پشت پناہی اور روایات رسومات کو سر انجام دینے کے لیے خاص جگہ یا عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے تمام مذاہب کے ماننے والوں نے فن تعمیر میں دلچسپی لی اور ایسی عمارات بنائیں، جن میں ان کے مذہب کا پس منظر واضح طور محسوس کیا جاتا سکتا ہے اور ہم آسانی سے پہچان سکیں کہ یہ عمارت، مندر ہے یا مسجد، گردوارا ہے یا گرجاگھر۔

مسیحیت: مسیحی مذہب کے ماہرین نے عمارات کی تعمیر کے دوران اپنے مذہبی عقائد کی بھرپور عکاسی کی ہے۔ ان میں سب سے اہم ان کے گرجاگھر ہیں، جن کو خاص انداز سے تیار کیا جاتا ہے۔ ان عمارات میں حضرت یسوع مسیح علیہ السلام اور حضرت مقدسہ مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے لگائے جاتے ہیں۔ گرجاگھر کے علاوہ قلعوں، قبرستانوں، سرکاری عمارتوں اور گھروں کی تعمیر میں بھی صلیب کی شکل میں مذہبی جھلک نظر آتی ہے۔

اسلام: اسلامی فن تعمیر اونچے میناروں، تکونے برجوں، گنبدوں اور خوبصورت راستوں کی وجہ سے مشہور ہیں۔ جدید دور میں اسلامی فن تعمیر میں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے:

کشادگی، ڈھانچا، نقاشی، روشنی، نقل وحرکت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ عمارات کو خوبصورت بنانے کے لیے خطاطی، نقاشی، قدرتی مناظر نقش کرنا، موزیک کا کام، کاشی، لکڑی کا کام، مطلب کہ ہر فن کو ملا کر دل کش تعمیر تیار کی جاتی ہے۔ اسلامی فن تعمیر کے اہم

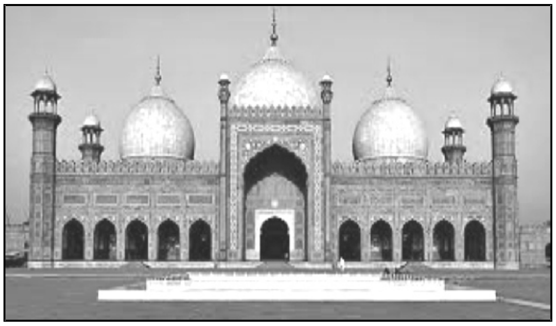

شاہکاروں میں مسجد الحرام (مکہ مکرمہ)، مسجد نبوی (مدینہ منّورہ)، مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس (فلسطین)، بادشاہی مسجد (لاہور)، شالیمار باغ (لاہور)، فیصل مسجد (اسلام آباد)، مسجد شاہ جہان (ٹھٹھہ) وغیرہ دیکھنے کے لائق ہیں، جن میں مذہبی عقائد، خاص طور پر وحدانیت اور کشادگی اور بلندی کی جھلک نظر آتی ہے۔

ہندو دھرم / سناتن دھرم: ہندو دھرم نے تعمیرات کے میدان میں بھی گہرے نقش چھوڑے ہیں۔ ہندوؤں نے مندر، اسپتال، تعلیمی ادارے، مہمان خانے وغیرہ بنائے۔ مندروں کی تعمیر میں بت تراشی، مجسمہ سازی اور مصوری کے فنون نہایت اعلیٰ حیثیت رکھتے ہیں۔ مغل سلطنت کے دور میں جنوبی ہندستان میں مدھورائے (Madhurai) شہر میں مندروں کے اونچے دروازے بنائے گئے، جو اپنی مثال آپ ہیں۔

بودھ دھرم: بودھ دھرم نے بھی تعمیرات کے میدان میں انسانی زندگی پر گہرے اثر ڈالے ہیں۔ بودھ دھرم کی عبادت گاہیں یعنی اسٹوپا، پگوڈا، خانقاہیں اور پیروکاروں کی رہائش گاہیں مذہبی عقائد کی عکاسی کرتی ہیں۔ مہاتمابودھ کے مجسمے، سنگ تراشی وغیرہ بودھ دھرم کی فن تعمیر کی اہم خصوصیات ہیں۔ مثلاً: اسٹوپا کو دیکھیں، جو گوتم بودھ کے مجسمے جیسا ہے اور جس کو آکاش، زمین، پانی، آگ اور ہوا سے متشابہ کیا گیاہے۔

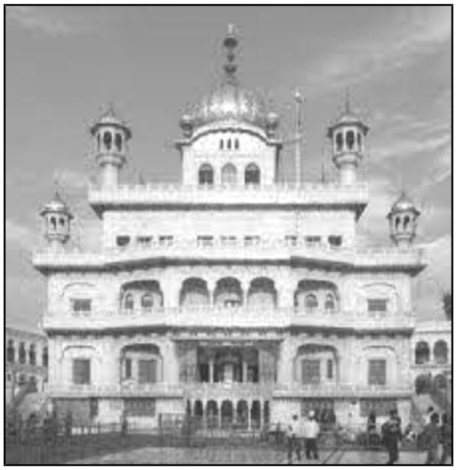

سکھ دھرم: سکھ دھرم کے پیروکاروں کو سلطنت کرنے کا بہت کم موقع ملا ہے، جس کی وجہ سے وہ شعبۂ تعمیر میں زیادہ کام نہیں کرسکے، مگر گردواروں، حویلیوں، قلعوں، سمادھیوں اور تعلیمی اداروں میں سکھوں کی تعمیرات کا منظر نظر آتا ہے۔ ان عمارات کے ستون، کھڑکیوں، گنبد اور منار وغیرہ بہترین فن تعمیر کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں۔

گرو انگد دیو جی کے دور میں ”سنگت“ ادارہ قائم کیا گیا، جو آگے چل کر گردوارے کی بنیاد بنا۔ گرو رام داس جی نے امرتسر شہر بسایا اور وہیں بابا گرو نانک دیو جی کی تعلیمات کو عام کیا۔ گرو ارجن دیو جی امرتسر تالاب پر مرکزی عبادت گاہ ”ہری مندر صاحب“ بنوائی، جسے اب ”گولڈن ٹیمپل“ کہا جاتا ہے۔ انھوں نے وہاں سکھ گروؤں کی رہائش گاہیں بھی تعمیر کرائیں جنھیں ”دربار صاحب“ کا نام دیا گیا۔ گرو ارجن دیو جی نے راوی اور بیاس دریاؤں کے بیچ میں ترن تارن، کرتارپور اور ہرگوبندپور شہر بھی بسائے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ:

- مکانات، عمارات اور رہائش گاہوں کو ڈزائین کرکے، تعمیر کرنے اور سنوار کر تیار کرنے کے علم کو عمارت سازی یا آرکیٹیکچر کہا جاتا ہے۔
- ہر مذہب کے پیروکاروں نے ایسی عمارات کو تعمیر کرنا شروع کیا جس میں ان کے مذہب کی عکاسی واضح طور پر محسوس ہو۔
- مذاہب کے پیروکاروں نے مالکِ حقیقی کی یاد میں مظاہرِ قدرت سے متاثر ہوکر، انسانی ہدایات کے سرچشمے یعنی سچے مذہبی رہنماؤں سے محبت کرنے کی وجہ سے ان کے مجسمے بنانا شروع کیے اور اس فن کو فروغ ملا جس کا عملی نمونہ ان کی عبادت گاہوں سے بھی نظر آتا ہے۔
- مذہب اسلام میں عمارات اور مساجد میں اسلامی طریقوں کو اپناتے ہوئے فن تعمیر میں ہنر دکھائے گئے ہیں۔ خاص طور پر کشادگی، ساخت، نقاشی، روشنی اور آنے جانے کے لیے نئے نئے طریقے ایجاد کئے گئے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. عمارت سازی کا مفہوم کیا ہے؟
2. عمارت سے کسی بھی مذہب کی پہچان کیسے کی جاسکتی ہے؟
3. ہندو دھرم / سناتن دھرم کی مذہبی عبادت گاہوں کی خاص علامات کیا ہیں؟
4. بودھ دھرم کی عمارات کی خاصیتیں کون کون ہیں؟
5. اسلام کی عمارت سازی کی منفرد خاصیتیں کیا ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. اسلام بت پرستی کا قائل نہیں ہے۔	☐	☐
2. فنون لطیفہ کے ذریعے انسان، افکار کا اظہار کرتا ہے۔	☐	☐
3. آرکیٹیکچر کا مطلب ہے شعر و شاعری۔	☐	☐
4. عمارت سازی ادب کی ایک قسم ہے۔	☐	☐
5. گرجا گھروں میں تصاویر اور مجسمے لگے ہوتے ہیں۔	☐	☐

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. مصوری، سنگ تراشی، رقص، شاعری اور موسیقی کو کہا جاتا ہے:

(الف) ادب (ب) سائنس

(ج) تقریر (د) فنون لطیفہ

2. بُرج خلیفہ شاہکار ہے:

(الف) فنون لطیفہ کا (ب) تقریر کا

(ج) عمارت سازی کا (د) ادب کا

3. **مجسمہ سازی مذہب کے حصے ہیں:**

(الف) یہودیت اور اسلام میں
(ب) مسیحیت اور ہندو دھرم میں
(ج) سکھ دھرم اور زرتشت مذہب میں
(د) بودھ دھرم میں

4. **سنگ تراشی کا مطلب ہے:**

(الف) پتھر ڈھونا
(ب) پتھر پھینکنا
(ج) پھتر مارنا
(د) پتھر پر نقش نگاری کرنا

5. **سکھ مذہب کی عبادت گاہ کہا جاتا ہے**

(الف) گرجا گھر کو
(ب) مندر کو
(ج) محل کو
(د) گردوارے کو

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

کلاس میں درج ذیل نکات پر بات چیت کریں۔

- مذاہب کے انسانی زندگی پر اثرات۔
- مذاہب میں عبادت گاہ کی اہمیت۔
- اہم مذاہب کی عبادت گاہیں اور ان کی خصوصیات۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- ایک محفل کا اہتمام کیا جائے، جس میں طلبہ و طالبات کے مختلف گروپ اپنے اپنے مذہب سے متعلق عمارت سازی کا جائزہ پیش کریں۔
- طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی جائے کہ وہ مذاہب کا تقابلی جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کون سے مذہب نے فنون لطیفہ، صوفیانہ شاعری اور عمارت سازی کی وجہ سے ترقی کے بلند درجات حاصل کیے ہیں۔

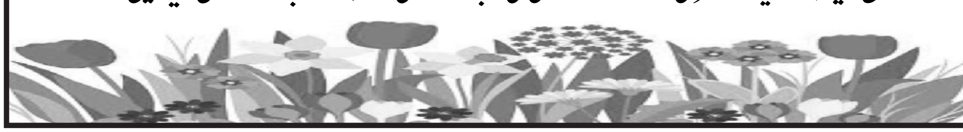

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
پشت پناہی	معاونت	صلیب	پھانسی کا نشان
نقش	چھاپ، مہر	بت پرستی	مورتی پوجا
نقش نگاری	چھاپ بنانے کا کام		

زرتشت مذہب کا تعارف اور ترقی

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- زرتشت مذہب کے اہم نکات بیان کرسکیں۔
- زرتشت مذہب کے اہم اصول بیان کرسکیں۔
- زرتشت مذہب کی اہم علامات پہچان سکیں۔
- زرتشت مذہب کی بنیاد اور ترقی بیان کرسکیں۔

زرتشت مذہب کے اہم نکات

زرتشت کی بنیاد پڑنے سے قبل ایران میں مظاہر پرستی کا رواج تھا۔ ایران کے لوگوں کی ذریعہ آمدنی زراعت تھا۔ اسی وجہ سے ایرانیوں نے ایسے مظاہرِ فطرت کی پوجا کی، جو ان کی کاشت کاری کے لیے مفید تھے۔ سورج کی پوجا اسی لیے کرتے تھے کہ اس کی گرمی سے فصل پکنے میں مدد ملتی تھی۔ زمین کو اس لیے سجدہ کرتے تھے کہ اس میں فصل بوئی جاتی تھی اور اس کے بڑھنے کا سبب بنتی تھی۔ اسی طرح چاند، ہوا اور آگ کی بھی پوجا کی جاتی تھی۔ البتہ ایرانیوں میں زرتشت کے آنے کے قبل کچھ خوبیاں بھی تھیں، جن میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ لوگ جھوٹ سے نفرت کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ مقروض ہونے سے بھی نفرت کرتے تھے، کیوں کہ ان کے یہاں مقروض بننا اور جھوٹ بولنا، کسی اور گناہ کرنے کا ذریعہ بنتا تھا۔

اس مذہب کے بانی زرتشت ۶۶۰ ق۔م میں مغربی ایران میں پید ہوئے۔ بچپن ہی سے انھیں کئی علوم، مذہب، کھیتی باڑی، مویشی پالنا اور جراحت کی تعلیم دی گئی تھی۔ جوانی کے زمانے ہی میں وہ اپنے باپ دادا کے مذہب سے غیر مطمئن تھے۔ انھوں نے اپنی قوم یعنی آریائیوں کو مظاہر پرستی سے روکا اور ایک مالکِ حقیقی کا پیغام دیا۔

زرتشت مذہب کے اہم اصول

زرتشت مذہب کے تین اہم اصول ہیں جو انسان کی سیرت اور کردار کے ساتھ ساتھ اس کی شخصیت کو نمایاں کرنے میں اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ جو یہ ہیں:

- گفتارِ نیک: انسان کو اپنی گفتگو اچھی اور باوقار رکھنی چاہیے۔ فضول بات، جھوٹ اور بداخلاقی سے تعلق رکھنے والی گفتگو سے بچنا لازم ہے۔
- پندار (خیال) نیک: انسان کی زبان اور اعضا پر دماغ کا کنٹرول ہوتا ہے۔ جو پورے جسم کو ہدایات دینے کے ساتھ سوچنے کا کام بھی سرانجام دیتا ہے۔ اس لیے ہر انسان پر لازم ہے کہ اپنی سوچ بھی نیک اور اچھی رکھے۔
- کردار نیک: بات چیت اور سوچ کے علاوہ انسان کو دنیا میں دوسرے لوگوں کے ساتھ معاملات کرنے کے دوران اپنا کردار بھی درست رکھنا لازم ہے۔

زرتشت مذہب کی اہم علامات

ہر مذہب اپنی نمایاں علامات اور نشانات سے پہچانا جاتا ہے۔ جن کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ کیوں کہ ان ہی سے اس مذہب کی پہچان ہوتی ہے۔ اس مذہب کی خاص علامات درج ذیل ہیں:

فروہر: زرتشت مذہب کی یہ اہم علامت ہے۔ جو ایک گول ٹکیا کے باہر پنکھ اور پونچ پر مشتمل ہے اور اس کے اوپر اِشوَر ہے۔ جو زندگی اور اس میں آنے والی نیکی یابدی کی عکاسی کرتا ہے۔

پانچ کا ہندسہ: زرتشت مذہب میں پانچ کا ہندسہ زمین سے نزدیکی رکھنے والے سیاروں اور ستاروں کی عکاسی کرتا ہے۔ جو سورج، چاند، عُطارِد، مریخ اور زہرہ ہیں۔ جو انسانی زندگی کے مختلف اوقات پر خاص اثر ڈالتے ہیں۔

مقدس آگ: مقدس آگ زرتشت مذہب کی بنیادی علامات میں سے ایک ہے جو پاکیزگی، سچائی اور اصلیت کی علامت ہے۔ اس کا ہر عبادت کے وقت موجود ہونا لازم ہے۔

زرتشت مذہب کی ترقی

ایران میں پیدا ہونے والے زرتشت کے فکر اور فلسفے پر مشتمل زرتشت مذہب ایک قدیم آریائی مذہب کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جسے زرتشت ازم، زرتشتیت، مزدیسنا یا پارسیت بھی کہا جاتا ہے۔ زرتشت نے مالکِ حقیقی کو آہر مزدا کے تصور میں پیش کیا۔ جو پیدا کرنے والا، مالک، عالم، غیر فانی اور ہر جگہ موجود رہنے والی صفات کا مالک ہے۔ اس مذہب کی کتاب گاتھا بھی اسی فکر کو ظاہر کرتی ہے۔ زرتشت کی وفات کے ڈھائی سو سال بعد سکندر اعظم نے ایران پر حملہ کیا اور وہاں کے مذہبی کتابوں کو جلا دیا۔ جب کہ اہل علم جنگل میں چھپ گئے۔ جنھوں نے بعد میں اپنے حافظے کی بنیاد پر کتابیں تیار کیں۔

سکندر اعظم کے بعد ایران کے ساسانی دور میں اس مذہب نے چار سو سال تک ترقی دیکھی، مگر پھر ۶۳۵ع میں ایران کی زمین پر اسلام کی آمد کے بعد یہ مذہب محدود ہو گیا۔ موجودہ دور میں اس مذہب کے پیروکار ایران، آذربائیجان، بھارت اور پاکستان میں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

اس سبق سے یہ معلوم ہوا کہ

زرتشت کے فکر و فلسفے پر مشتمل زرتشت مذہب ایران میں بڑھنے والا ایک مذہب ہے۔ جو بڑے عرصے تک قدیم ایران کا قومی مذہب رہا ہے۔ ابتدا میں اس کے پیروکار مظاہر پرستی کے قائل تھے مگر ۶۶۰ق۔م میں زرتشت کی پیدائش کے بعد انھیں واحد معبود کی بندگی کرنے اور مظاہر پرستی سے بچنے کی تلقین کی۔

اس مذہب میں نیک گفتار، نیک پندار اور نیک کردار کی تعلیم دی گئی ہے۔ موجودہ دور میں ایران، آذربائیجان، بھارت اور پاکستان میں اس مذہب کے پیروکار اپنی مذہبی تعلیمات کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. زرتشت سے قبل لوگ کس کی پوجا کرتے تھے؟
2. زرتشت کا بانی کب اور کہاں پیدا ہوا؟
3. زرتشت مذہب کے اہم اصول کون کون سے ہیں؟
4. زرتشت مذہب کی اہم علامات کون کون سی ہیں؟
5. زرتشت مذہب نے کتنی ترقی کی؟

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. زمین کی پوجا زرتشت مذہب کی اہم عبادت ہے۔		
2. مقدس آگ زرتشت مذہب کی اہم علامت ہے۔		
3. زمین سے نزدیکی رکھنے والے سیاروں کا ہندسہ سات ہے۔		
4. زرتشت کی وفات کے ایک سو سال بعد سکندر اعظم نے ایران پر حملہ کیا۔		
5. ایران کی زمین پر اسلام ۶۳۵ع میں آیا۔		

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ایران کے لوگوں کی کمائی کا اہم ذریعہ تھا:

(الف) صنعت (ب) زراعت

(ج) کاروبار (د) مزدوری

2. زرتشت مذہب سے قبل ایرانیوں کی بڑی خوبی تھی:

(الف) موسیقی کا شوق (ب) لڑائی جھگڑے سے نفرت

(ج) جھوٹ سے نفرت (د) سیر و سفر کرنا

3. پندار نیک کا مطلب ہے کہ زبان اور اعضا پر کنٹرول ہونا:

(الف) دل کا (ب) آنکھوں کا

(ج) دماغ کا (د) کلیجے کا

4. فروہر عکاسی کرتا ہے زندگی میں آنے والی:

(الف) نیکیوں کی (ب) برائیوں کی

(ج) پریشانیوں کی (د) نیکی یا برائی کی

5. زرتشت مذہب پہچانا جاتا ہے:

(الف) آریائی (ب) یونانی

(ج) عربی (د) منگولی

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات کلاس میں زرتشت مذہب سے تعلق رکھنے والی تصاویر بنا کر لگائیں۔ ایک چارٹ پر زمین سے نزدیکی رکھنے والے سیاروں کا نقشہ بنائیں۔ اس سبق میں موجود تاریخی واقعات کی ترتیب بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کو زرتشت مذہب کے متعلق لکھی ہوئی منتخب کتابوں کی واقفیت دی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مظاہر پرستی	ظاہری چیزوں کو پوجا	جراحت	زخم، گھاؤ
عطارد	سیارے کا نام	مریخ	سیارے کا نام

زر تشت مذہب کے تصورات

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- انسانی فطرت میں موجود نیکی والی قوت "یزدان" کو جان سکیں۔
- انسانی فطرت میں موجود برائی والی قوت "اہر من" کے بارے میں جان سکیں۔
- زر تشت مذہب کی مقدس کتاب کا نام اور اس میں موجود تعلیمات کے بارے میں جان سکیں۔
- زر تشت مذہب کی تعلیمات اور اخلاقی اقدار پر پڑنے والے اثرات کو بیان کر سکیں۔
- بر صغیر میں مذہبی ہم آہنگی کے فروغ میں زر تشت مذہب کی تعلیمات کے کردار کا جائزہ پیش کر سکیں۔

زر تشت مذہب کے اہم تصورات

زر تشت نے اپنی قوم کو بتایا کہ مظاہر فطرت ہمارے معبود نہیں، کہ ان کی پوجا کی جائے۔ یہ سب مالکِ حقیقی کی تخلیق ہیں۔ مظاہرِ فطرت کے بدلے ایک مالکِ حقیقی کی عبادت کریں، جس نے اس پوری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ زر تشت کی انھیں تعلیمات کی وجہ سے آریائیوں کا ایک قبیلہ ان کا مخالف بن گیا اور انھیں اتنا تنگ کیا کہ وہ مغربی ایران چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ زر تشت نے ان مشکلات کے باوجود اپنے زمانے کے لوگوں کو نہ صرف ایک مالکِ حقیقی کی طرف بلایا بلکہ اس کی تعلیم بھی دی۔

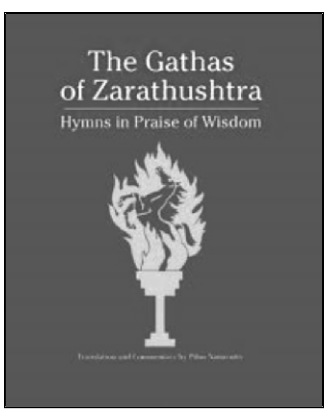

زر تشت مذہب کی مقدس کتاب گاتھا (Gatha) کے مطابق زر تشت مذہب کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ "آہورامزدا" مالکِ حقیقی کی ذات ہے، مگر اس دنیا میں اس مالکِ حقیقی نے دو طاقتوں کو پیدا کیا ہے: نیکی اور بدی۔

نیکی والی قوت یزدان (Yazdan):

یزدان کو "آہورامزدا" بھی کہتے ہیں۔ جو نیکی کی علامت ہے۔ جس طرح دنیا میں روشنی اور تاریکی ہے، اسی طرح نیکی اور بدی کی قوتیں بھی ہیں۔ مالکِ حقیقی نے پوری کائنات اور انسان کو اچھے حالات میں پیدا کیا ہے اور اس کو "اشرف المخلوقات" کا درجہ دے کر باقی مخلوقات سے عظیم کیا ہے، تاکہ وہ نیکی اور سچائی کی وجہ سے دنیا میں کامیابی حاصل کرے۔

زرتشت مذہب میں یہ تصور موجود ہے کہ نیکی کا مالکِ حقیقی یزدان (Yazdan) ہے۔ اور اس کی بدی سے جنگ جاری ہے، جس میں آخری فتح یزدان ہی کی ہوگی۔

بدی کی قوت اہرمن(Ahriman):

اہرمن، یزدان کی ضد ہے، جو بدی اور جھوٹ کی طاقت ہے۔ شیطان اور اس کے پیروکار اہرمن کی طرف ہیں، جو نیکی اور سچے لوگوں کو تنگ کرتے ہیں۔ اگر دنیا میں اہرمن غالب ہوگی تو برائیاں اور گناہ بڑھ جائیں گے اور اگر یزدان غالب ہوگی تو خوشحالی اور بھلائی بڑھے گی۔

زرتشت مذہب کی مقدس کتاب اور اس کی تعلیمات:

اَوِستا(Avesta): زرتشت مذہب کی مقدس کتاب ہے، جس کے معنی ہیں "اصل متن"۔ اَوِستا قدیم ایرانی زبان میں لکھی گئی ہے۔ زرتشت نے اپنے مقدس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ یسنا(Yasna): اَوِستا کتاب کے ۷۲ ابواب کے مجموعے کو "یسنا(Yasna)" کہا جاتا ہے۔ گاتھا(Gatha)، جو زرتشت کی اپنی لکھی ہوئی ہے اور نظموں پر مشتمل ہے، "یسنا" کے ابواب میں شامل ہے۔

۲۔ وِسپرَد(Vaspird): کتاب کے ۲۴ ابواب پر مشتمل اس حصے کو "وِسپرَد" کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی سردار (All the Lords) ہیں۔ اس کتاب میں آہورامزدا یعنی نیکی کے خدا کے حصے داروں کا ذکر ہے۔

۳۔ وِندِیداد(Vendidad): ۲۲ ابواب پر مشتمل یہ کتاب ہندستانی پارسیوں کے پاس زیادہ مشہور ہے۔ اس کتاب میں شر کی طاقت، جنات، پریوں اور شیطانی وسوسوں سے مقابلہ کرنے کی تدابیر بتائی گئی ہیں۔

۴۔ یشت(Yasht): یہ کتاب ۲۱ ابواب پر مشتمل ہے، اس میں بھجن (مذہبی گیت) اور دعاؤں کا ذکر ہے اور آخرت کی زندگی کے بارے میں مختلف تصورات بھی شامل ہیں۔

۵۔ خردہ اَوِستا(Khordeh Avesta): یہ کتاب اوستا کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

گاتھا(Gatha): یہ کتاب نغموں کے پانچ مجموعوں پر مشتمل ہے۔ نغموں کا پہلا مجموعہ گاتھا نظموں پر مشتمل ہے۔ اس کی شروعات زرتشت کی دعا سے ہوتی ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"اپنے ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے تیرے مدد کا امیدوار ہوں۔ اے مزدا!
جو تمام چیزوں میں اول ہے، میں تیری دربار میں یہ دعا کروں ہوں
کہ مجھے روحانی کام کرنے کی توفیق حاصل ہو۔"

دوسری نظم ایک مکالمے پر مشتمل ہے، جو جنت کے بیان پر مبنی ہے۔ تیسری نظم زرتشت کے مقاصد کی عکاسی کرتی ہے۔ چوتھی طویل نظم آہورامزدا کی تعریف و حمد بیان کرتی ہے۔ پانچویں نظم ایک مکالمہ ہے، جس میں زرتشت شیطانوں کی مذمت کرتا ہے۔ یہ نظم اس دعا پر ختم ہوتی ہے:

"مزدا! مجھے وہ ساری باتیں بتا، جو بہترین تعلیمات ہیں اور جو بہتر عَمل ہیں۔
اے خدا! اے حق اور سچ کے بادشاہ! تو ہی حمد و ثنا کا مستحق ہے۔
ہمیں یہ یقین دلا کہ انسانیت تیری مرضی کے مطابق عمل کرے گی۔"

وندیداد میں شر کی قوتوں اور شیطانی وسوسوں سے مقابلہ کرنے کی تدابیر بتائی گئی ہیں اور پاک رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسی لیے زرتشت دعا کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اے آہورامزدا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، مجھے صحیح صحیح بتا تاکہ
میں تیری محبت کی خاطر برائی کو ہمیشہ کے لیے ختم کرتے ہوئے خود کو نیکی
کے حوالے کر سکوں۔"

زرتشت انسانوں کو اپنے خیال، زبان اور جسم کو برائی سے پاک رکھنے اور نیک انسان بننے کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اے انسانو! مالکِ حقیقی کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں اور شیطان کو مار بھگاؤ،
نہیں تو سُستی، جو کہ مادیّ دنیا کو نیند میں مدہوش کرتی ہے،
صبح ہوتے تم پر غالب ہو گی، بہت سے لوگ صبح سویرے جاگتے ہیں،
اسی لیے تمھیں مناسب نہیں کہ زیادہ دیر تک سوتے رہو۔"

زرتشت مذہب کی تعلیمات کا اخلاقی اقدار پر اثر

زرتشت نے اپنی تعلیمات کو اچھی طرح واضح کیا ہے کہ مالکِ حقیقی کی پناہ لو اور شیطانی قوتوں سے بچو۔ اپنی سوچ، گفتگو اور کردار کو نیک رکھو اور یاد رکھو کہ مرنے کے بعد انسانی زندگی ختم نہیں ہوتی، مگر اس کے روح کو ایک پُل سے گزرنا پڑتا ہے، جو کہ اس کا امتحان ہے۔ نیک انسان کی روح آسانی سے پُل سے گزر جاتا ہے اور دوسرے کنارے پر آہورامزدا کی چھاؤں تلے جنت میں اپنا ٹھکانا بناتی ہے، جب کہ برے انسان کی روح، جس نے اس دنیا میں بہت گناہ اور خراب کام کیے ہوں گے، اپنے ضمیر سے اس پُل سے گزر نہیں سکے گا اور دوزخ کو اپنا ٹھکانا بناتا ہے۔ مرنے کے بعد جلدی انفرادی طور ہر انسان کو اس کے اچھے اور برے کاموں کے مطابق بدلہ ملے گا۔

اس کے علاوہ زرتشت نے مقررہ وقت پر دنیا کے خاتمے، تمام مردہ کے زندہ ہونے اور اس کے بعد اجتماعی حساب کتاب یعنی قیامت کا بھی تصور پیش کیا ہے۔ اس تصور کے مطابق قیامت کے قریب ایک ''نجات دلانے والا'' (سوشیانت) ظاہر ہو گا، جس کی رہنمائی میں نیکی اور بدی پر مکمل فتح حاصل ہو گی۔ ان باتوں سے انسان کی ذہنی سوچ کا دائرہ وسیع ہوتا ہے، اسے زندگی میں نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ والی کامیابی حاصل کرنے کے لیے عملی کوشش کرتا ہے جس سے اسے احساسِ ذمہ داری والا پہلو ظاہر ہوتا ہے۔

مذہبی ہم آہنگی اور زرتشت مذہب

برصغیر پر انگریزوں کے دور حکومت میں زرتشت مذہب کو فکری اور تبلیغی آزادی حاصل تھی۔ جس کی وجہ سے پارسی مذہب کے پیروکار متحدہ ہندستان میں پھیل گئے اور وہاں کے باشندوں کے ساتھ مل کر اپنے اپنے علاقے میں ثقافتی، قومی، معاشرتی اور معاشی ترقی میں حصہ دار ہوئے اور یہ رواج اب تک جاری ہے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

زرتشت نے اپنی قوم کو بتایا کہ مظاہرِ فطرت ہمارے معبود نہیں، کہ ان کی پوجا کی جائے۔ زرتشت مذہب کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ''آہورامزدا'' مالکِ حقیقی کی ذات ہے۔ مالکِ حقیقی نے دو طاقتوں کو پیدا کیا ہے: نیکی اور بدی۔ یزدان کو ''آہورا مزدا'' بھی کہتے ہیں۔ جو نیکی کی علامت ہے۔ اہرمن، یزداں کی ضد ہے، جو برائی اور جھوٹ کی طاقت ہے۔ زرتشت مذہب کی مقدس کتاب اَوِستا، یسنا، وسپرد، وندیداد، یشت اور خردہ اَوِستا ہیں۔ زرتشت نے اپنی تعلیمات کو اچھی طرح واضح کیا ہے کہ مالکِ حقیقی کی پناہ لو اور شیطانی قوتوں سے بچو، اپنی سوچ، گفتگو اور کردار کو نیک رکھو۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. یزدان کسے کہتے ہیں؟
2. اہرمن سے کیا مراد ہے؟
3. زرتشت مذہب کی مقدس کتابیں کون کون سی ہیں؟ ان کے نام لکھیں۔
4. زرتشت کی دعا کے الفاظ کون سے ہیں؟
5. برصغیر میں زرتشت مذہب کی تعلیمات کا جائزہ پیش کریں۔

(ب) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. مالکِ حقیقی نے پوری کائنات اور ______________ کے اچھے حالات کے لیے پیدا کیا ہے۔
2. شیطان اور اس کے پیروکار ______________ کی طرف ہوتے ہیں۔
3. ہندستانی پارسیوں کے پاس ______________ ابواب والی کتاب ______________ زیادہ مشہور ہے۔
4. گاتھا کتاب کی تیسری نظم ______________ کی عکاسی کرتی ہے۔
5. برصغیر میں زرتشت مذہب نے ______________ کے دور میں فکری آزادی حاصل کی۔

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. اوستا کتاب کے ۲۷ ابواب کے مجموعے کو یسنا کہا جاتا ہے۔	☐	☐
2. زرتشت مذہب کے مطابق حقیقی فتح اہرمن کی ہوگی۔	☐	☐
3. زرتشت مذہب دنیا کے خاتمے کے بعد پھر زندہ ہونے کا تصور رکھتا ہے۔	☐	☐
4. وسپرد کی معنی غلام ہے۔	☐	☐
5. گاتھا کتاب دس مجموعات پر مشتمل ہے۔	☐	☐

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات کلاس میں مندرجہ ذیل نکات پر بات چیت کریں:

- زرتشت نے لوگوں کو ایک مالکِ حقیقی کی عبادت کے لیے کیوں دعوت دی؟
- زرتشت مذہب کو ماننے والوں کا آخرت کے متعلق کیا عقیدہ ہے؟
- نیکی اور بدی دو قوتیں ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- زرتشت مذہب کی ویڈیوز (Videos) کا بندوبست کیا جائے اور اس مذہب کی رسومات کے متعلق طلبہ وطالبات کو دیکھا کر، ان کے بارے میں بات چیت کی جائے۔
- طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی جائے کہ وہ زرتشت کی اہم تعلیمات پر گروپوں کی شکل میں چارٹ تیار کریں اور کلاس میں لگائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
تصور	خیال	طویل	لمبا
شر	برائی	مدہوش	بدمست، حیران

باب دوم

معاشرتی واخلاقی اقدار

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ:

- اخلاقی اقدار کی فہرست بناسکیں۔
- احساس کریں کہ گیا ہوا وقت لوٹ کر نہیں آسکتا۔
- یقین کریں کہ مالکِ حقیقی کی طرف سے ملی ہوئی نعمتوں کو دوسروں سے بانٹنے ہی میں بھلائی ہے۔
- یقین کریں کہ سچائی اور ایمانداری کا نتیجہ بالآخر کامیابی ہے۔
- سچائی اور ایمانداری والی راہ اختیار کرسکیں۔

تعارف

معاشرے میں رہنے اور دوسروں سے بہتر تعلق رکھنا ہی کردار کی معراج ہے، فرد اپنی ذات، معاشرہ اور قوم کو تب ہی فائدہ دے سکتا ہے جب اسے اخلاقی اقدار پر مہارت حاصل ہو۔ وقت کی قدر اور ایمانداری اور سچائی ایسے خوبیاں ہیں جو معاشرتی اور ذاتی کردار کو نمایاں کرتی ہیں۔ وہ اقوام ہمیشہ آگے بڑھتی ہیں، جنھوں نے وقت کی قدر کی، اس کو اہمیت دی اور وقت کی پابندی کی۔ جو اقوام وقت کی قدر نہیں کرتیں، ان کا زوال اسی وقت کے ہاتھوں ہوا اور انھیں پریشانی ہوئی۔ وقت دن رات کی گردش کا نام ہے اور اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے والوں کی فتح ہوتی ہے۔

جو لوگ وقت کی قیمت جانیں گے اور اسے اپنی زندگی کا مقصد بنائیں گے تو یقیناً کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ اخلاقی اقدار کی صورت میں وہ بے مثال شہری کی حیثیت سے اپنے ملک و قوم کی تعمیر و ترقی میں حصہ لے کر، اس کو عظیم ملک بنانے کی دل و جان کوشش کریں گے۔

اس باب میں "وقت کی پابندی اور اہمیت" کے ساتھ "دوسروں میں نعمتیں بانٹنا"، " سچائی اور ایمانداری"، "محلے میں رہنے کے اصول" اور "ٹریفک کے قواعد وضوابط" کے اسباق دیے گئے ہیں جو طلبہ وطالبات میں اخلاقی اقدار کے فروغ میں کردار ادا کریں گے۔

قومی تعمیر میں وقت کی پابندی کا کردار

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- قومی تعمیر کے پیمانوں کو جان سکیں۔
- وقت اور اس کی پابندی کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- اسکول، گھر اور دوسری جگہوں پر ذمے داریوں کو پورا کرتے وقت کی پابندی کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- وقت پر ذمے داریوں کو سرانجام نہ دینے سے معاشرے پر پڑنے والے برے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- تصاویر کی مدد سے ظاہر کر کے دکھائیں کہ قدرت کا ہر کام وقت پر ہوتا ہے۔

"وقت" ایک بے بہا دولت ہے۔ اس کے سوا ہماری کوئی پہچان نہیں ہے اور اگر ہم اپنے وقت کو ضایع کریں گے تو زندگی کے ہر میدان میں شکست کھائیں گے اور مسائل کا شکار ہو جائیں گے۔

کہنے کو تو "وقت" تین حروف کا لفظ ہے، لیکن تمام انسانوں کی زندگیاں ان تین حروف والے "وقت" کے ارد گرد گھومتی نظر آتی ہیں۔ کچھ لوگ اسے صرف ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی کی صورت میں دیکھتے ہیں، جب کہ بہت سے لوگ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ وقت کے اندر ہی ہماری زندگی کے ان گنت منٹ، دن، مہینے اور سال چھپے ہوئے ہیں، جو دیکھتے ہی دیکھتے آخر کار ماضی، حال اور مستقبل میں تبدیل ہوتے نظر آتے ہیں۔

وقت کی اہمیت ہمیں سب سے زیادہ اس کائنات میں نظر آتی ہے، جہاں مظاہرِ فطرت میں موجود ہر چیز بڑے نظم وضبط سے وقت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے اپنے مدار میں گھومتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مطلب یہ کہ سورج، چاند، تارے اور سیارے مالکِ حقیقی کے نظام کے مطابق گردش کرتے ہیں یعنی انسان کی حیثیت سے ہمیں اس بات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم کس طرح وقت کی پابندی کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو بامقصد بنا سکتے ہیں۔

یہ کہاوت بھی عام ہے:

"جو کام آپ کل کرنا چاہتے ہیں، اسے آج ہی کر ڈالو، کیوں کہ "کل" کبھی نہیں آتی۔ اپنے کام کو ٹالنے کے بجائے اسے وقت پر یا وقت سے پہلے کرنا مناسب کام ہے۔"

انسانی زندگی میں وقت کی اہمیت اور فائدے کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ کسی شخص کی ریل گاڑی یا بس ایک منٹ پہلے نکل چکی ہو یا ایسے طالب سے پوچھیں، جو امتحان میں کچھ پل دیر سے آئے، امتحان ہال میں بیٹھنے سے رہ گیا ہو۔ یا پھر ایسے بیمار کے گھر والوں سے پوچھا جائے، جو جلد مدد نہ ملنے کی وجہ سے موت کے پنجے سے بچ نہ سکا ہو۔ مطلب یہ کہ ہم میں سے ہر ایک وقت کے آگے مجبور، بے بس اور لاچار نظر آتا ہے۔

اس کے ساتھ وقت کی پابندی ہمیں وقت پر بڑھنے اور اپنے آپ کو، اپنے گھر والوں اور اپنے ملک کو آنے والے وقت کے لیے نیز تیار کرنے کا پیغام بھی دیتی ہے۔ وہ قومیں، جو وقت کے ساتھ چلتی ہیں، زمانے میں ہونے والی تبدیلیوں کو وقت سے پہلے سمجھتے ہوئے، اپنے آپ کو ان کے مطابق تیار کرتی ہیں، وہ باقی قوموں سے آگے بڑھ جاتی ہیں۔

اس سلسلے میں یہ انتہائی اہم ہے کہ ہم ہر وقت سوچ بچار کرتے ہوئے اپنے ہر کام میں سنجیدگی سے غور و فکر کریں۔ ہمارا ہر عمل اور ہر فیصلہ ہمیں آنے والے وقت کے لیے تیار کرنے کی غرض سے انتہائی ضروری ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- وہ قومیں، جو وقت کی قدر کرتی ہیں، ہمیشہ کامیاب ہوتی ہیں۔
- وقت ضایع کرنے والا شخص نعمتوں کو ضایع کرتا ہے۔
- تمام مظاہرِ فطرت ہمیں وقت کی پابندی کی تعلیم دیتے ہیں۔
- کسی بھی قوم کی ترقی کے ذمے دار صرف منتخب نمائندے نہیں ہوتے، بل کہ عوام کو بھی اس میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. وقت سے کیا مراد ہے؟
2. مظاہر فطرت وقت کی اہمیت کیسے بتاتے ہیں؟
3. وقت کے متعلق کون سی کہاوت مشہور ہے؟

4. گزرے وقت کی قدر کیسے کی جاسکتی ہے؟

5. روزمرہ کی زندگی میں وقت کی پابندی کی کیا اہمیت ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. وقت دن رات کی گردش کا نام ہے۔		
2. وقت کی پابندی غیر ضروری کام ہیں۔		
3. وقت ایک بے بہا دولت ہے۔		
4. وقت کی پابندی زندگی کو بامقصد بناتی ہے۔		
5. کائنات کی ہر چیز ایک نظم وضبط سے چلتی ہے۔		

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. وقت سے مراد ہے:

(الف) ماضی، حال اور مستقبل (ب) تین حرف وقت کے

(ج) زمانہ (د) سال

2. وقت کی پابندی کا نمونہ موجود ہے:

(الف) انسانوں میں (ب) سورج، چاند اور تاروں میں

(ج) حیوانات کے آنے جانے میں (د) پودوں اور درختوں میں

3. وقت سے فائدہ اٹھانے کا اہم اصول ہے کہ ہر کام:

(الف) پہلے سے کیا جائے (ب) وقت پر کیا جائے

(ج) دیر سے کیا جائے (د) بالکل نہیں کیا جائے

4. وقت کی پابندی کے فائدے ہیں:

(الف) عزت افزائی (ب) ترقی کرنا

(ج) ذمے دار بننا (د) یہ سب

5. وقت کی پابندی نہ کرنے کو سمجھا جاتا ہے:

(الف) زوال　　(ب) سُستی

(ج) نادانی　　(د) یہ سب

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

- طلبہ و طالبات درج ذیل عنوانات پر مضمون لکھ کر کلاس میں پیش کریں۔

  ا۔ وقت کی پابندی کے فائدے　　۲۔ وقت کی پابندی نہ کرنے کے نقصانات

- طلبہ و طالبات تصاویر کے ذریعے ظاہر کریں کہ قدرت کا ہر کام وقت پر ہوتا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ و طالبات کو مختلف کرداروں کے حوالے سے ان کی زندگی کے کام کاجوں میں وقت کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے

مثلاً: ا۔ طلبہ کی زندگی میں وقت کی اہمیت

۲۔ استاد کی نگرانی میں وقت کی اہمیت

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مدار	گردش کی جگہ	سنجیدگی	بھاری بھرکم پن
کہاوت	قول، مثل	مظاہرِ فطرت	قدرتی نظارے

دوسروں میں نعمتیں بانٹنا

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- جان سکیں کہ مالکِ حقیقی نے کون کون سی نعمتوں سے انسان کو نوازا ہے۔
- سمجھ سکیں کہ ان نعمتوں کا حق دار صرف ہم نہیں ہیں۔
- ایسے طریقوں سے عملی مظاہرہ کریں جس سے ان نعمتوں کو گھر، اسکول اور معاشرے میں دوسرے لوگوں میں بانٹ سکیں۔

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مالکِ حقیقی نے اسے ان گنت نعمتیں عطا کی ہیں۔ یہ نعمتیں اس کی زندگی کو پُر سکون اور حسین بناتی ہیں اور اس کی تمام ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ لذیذ کھانے، طرح طرح کے میوے، محبت کرنے والے ماں باپ، فرمانبر دار اولاد، اچھی صحت، اچھا گھر، مال ملکیت، شان و شوکت رتبہ، ذہنی سکون اور دوسری بے شمار نعمتیں اس کے سفر حیات کو پُر سکون، آسان اور خوبصورت بناتی ہیں۔ مگر جب تک انسان کو کوئی نعمت حاصل رہتی ہے تب تک اس کی قدر نہیں کرتا ہے اور ان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔ اسے یہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ یہ نعمت مالکِ حقیقی کا دیا ہوا ایک انمول تحفہ ہے مگر جب کسی وجہ سے وہ نعمت اس کے پاس سے چلی جاتی ہے تب اسے اس کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے۔

کسی شہر میں ایک امیر آدمی رہتا تھا۔ اس کے پاس مالک کا دیا سب کچھ تھا۔ شہر میں ایک مارکیٹ اس کی اپنی تھی۔ اس کی دکانوں میں روزانہ کروڑوں کا کاروبار ہوتا تھا۔ مال اور اناج سے اس کے کئی گودام بھرے ہوتے تھے۔ دھن دولت کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں تھا۔ تب بھی شکر گزاری نام کی کوئی چیز اس کے پاس نہیں تھی۔ وہ ہمیشہ اور زیادہ مال جمع کرنے کے چکر میں پریشان رہتا تھا۔ وہ اتنا کنجوس تھا کہ کسی سائل کو ایک روپیا بھی نہیں دیتا تھا۔ اسے مالکِ حقیقی کی دی ہوئی نعمتوں کا ذرہ بھی احساس نہیں ہوتا تھا۔ اسی لیے کسی محتاج یا ضرورتمند کی کوئی بھی مدد نہیں کرتا تھا۔

ایک دن کسی دوسرے شہر کی طرف جاتے ہوئے اس کی موٹر کار حادثے کا شکار ہوگئی اور اس کی دونوں ٹانگیں ضایع ہوگئیں۔ اسے تین ماہ ہسپتال میں رہنا پڑا۔ اس حادثے نے اس کی سوچ میں بڑی تبدیلی پیدا کر دی۔ اسے محسوس ہوا کہ انسانی

ٹانگیں کتنی بڑی نعمت ہیں۔ اسے احساس ہوا کہ یہ دھن دولت، سکھ اور آرام مالکِ حقیقی کی بڑی نعمتیں ہیں انھیں دوسروں میں بانٹ کر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ مالکِ حقیقی کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے بجائے اپنی تھوڑی بہت تکلیف یا مسئلے پر پریشان ہو جاتے ہیں۔ اس کے بجائے انھیں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

دنیا کے سب ہی بڑے مذاہب اور دھرموں کی مقدس کتابوں میں مالکِ حقیقی کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا اور انھیں دوسروں میں بانٹنے کی تاکید کی گئی ہے۔ خاص طور پر اپنے اڑوس پڑوس کا خیال رکھنا چاہیے، گھر میں جب کوئی چیز پکائی جائے تو پڑوسی کو بھی اس میں سے حصہ ضرور دینا چاہیے۔

دوسروں میں نعمتیں بانٹنے کا طریقہ: ہم غریبوں اور محتاجوں میں کھانا، کپڑے اور جوتے وغیرہ بانٹ سکتے ہیں۔ کوئی مریض غریب ہے تو اس کو دوائیں لے کر دے سکتے ہیں۔ پڑوس میں کوئی تقریب ہو رہی ہو تو اس کے کام کاج میں ہاتھ بٹوا سکتے ہیں۔ کسی غریب لڑکی کی شادی میں اخلاقی اور مالی امداد دے سکتے ہیں۔

گھر پر آئے ہوئے سوالی کو کبھی بھی خالی نہ لوٹانا چاہیے۔ اسکول میں امیر اور صاحبِ حیثیت طلبہ غریب طلبہ کی اسکول فیس کی ادائی، کتابیں یا دوسرا سامان خریدنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ کوئی معذور طالب علم ہو تو چندہ کر کے اس کو وھیل چیئر دلا سکتے ہیں۔ اگر شہر میں کوئی دارالامان، یتیم خانہ یا اولڈ ایج ہاؤس ہو تو اپنی اور بچوں کی سالگرہ وہاں جا کر منائی جا سکتی ہے۔

ہوشیار طلبہ اور طالبات دوسرے بچوں کی پڑھائی میں مدد کر سکتے ہیں۔ علم بانٹنا بھی دولت بانٹنے کے برابر ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مالکِ حقیقی نے اسے ان گنت نعمتیں عطا کی ہیں۔ وہ نعمتیں اس کی زندگی پُرسکون اور حسین بناتی ہیں اور اس کی تمام ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ لذیذ کھانے، طرح طرح کے میوے، محبت کرنے والے ماں باپ، فرمانبردار اولاد، اچھی صحت، اچھا گھر، مال ملکیت، شان و شوکت رتبہ، ذہنی سکون اور دوسری بے شمار نعمتیں اس کے سفرِ حیات کو پُرسکون، آسان اور خوبصورت بناتی ہیں۔ مگر جب تک انسان کو کوئی نعمت حاصل رہتی ہے تب تک اس کی قدر نہیں کرتا ہے اور ان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔ اسے یہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ یہ نعمت مالکِ حقیقی کا دیا ہوا ایک انمول تحفہ ہے مگر جب کسی وجہ سے وہ نعمت اس کے پاس سے چلی جاتی ہے تب اسے اس کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے۔ دنیا کے سب ہی بڑے مذاہب اور دھرموں کی مقدس کتابوں میں مالکِ حقیقی کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا اور انھیں دوسروں میں بانٹنے کی تاکید کی گئی ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. مالکِ حقیقی نے انسان کو کون کون سی نعمتوں سے نوازا ہے؟
2. دوسروں میں نعمتیں بانٹنے کا مفہوم بیان کریں۔
3. مال دار شخص کو نعمت کی قدر کیسے معلوم ہوئی؟
4. اہم مذاہب نعمتوں کے متعلق کیا درس دیتے ہیں؟
5. دوسروں میں نعمتیں بانٹنے کے کیا طریقے ہیں؟

(ب) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. نعمتیں زندگی کو پُرسکون اور ____________ بناتی ہیں۔
2. نعمت ہوتے ہوئے اس کی ____________ نہیں ہوتی۔
3. مالدار کو ____________ کی عادت نہیں تھی۔
4. کار حادثے میں اس کی ____________ ضایع ہو گئیں۔
5. انسان کو تکلیف آنے پر ____________ و ____________ کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. اہم مذاہب میں دوسروں میں نعمتیں بانٹنے کی تاکید کی گئی ہے۔	☐	☐
2. غریبوں اور محتاجوں کو مدد دے کر ان پر احسان کرنا چاہیے۔	☐	☐
3. کسی معذور طالب کو سائیکل لے کر دی جا سکتی ہے۔	☐	☐
4. علم بانٹنا بھی دولت بانٹنے کے برابر ہے۔	☐	☐
5. مال دار کو احساس ہوا کہ نعمتیں جمع کر کے رکھنی چاہییں۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات ایسے کاموں کی فہرست بنائیں، جن کو سرانجام دیتے ہوئے وہ دوسروں میں ان کا نفع بانٹ سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

نعمتوں اور ان کو دوسروں میں بانٹنے سے متعلق طلبہ وطالبات کو مزید معلومات دی جائے اور اس کی عملی مثالیں پیش کرنی چاہییں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
سائل	سوالی	تحمل	برداشت
صاحب حیثیت	حیثیت والا	سفرِ حیات	زندگی کا ہم سفر

ایمانداری اور سچائی

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ایمان داری کی وصف بیان کر سکیں۔
- سچائی کا وصف بیان کر سکیں۔
- روزمرہ کی زندگی میں سچائی اور ایمانداری کی اہمیت پر بحث کر سکیں۔
- اسکول، گھر اور معاشرے میں سچائی اور ایمانداری کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- سمجھ سکیں کہ کسی کی بے احترامی کرنا اور اس پر الزام تراشی کرنا سچائی کے برخلاف ہے۔

ایک گاؤں کے ایلیمینٹری اسکول میں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے تھے، اسکول کے اساتذہ وقت کے پابند اور محنتی تھے، اسکول میں تعلیم کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔ اسکول کا نظم و ضبط بھی اچھا تھا، مگر اتفاق سے کئی چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلبہ میں تکرار ہو جاتی تھی۔ ایسی ہی ایک تکرار ساتویں کلاس کی طالبات کے درمیان ہو گئی۔

ایک صبح کو اسکول کی اسیمبلی کے بعد فاریہ نامی ایک لڑکی اپنی سیٹ پر بیٹھنے کے بعد اپنی پیچھے بیٹھی لڑکی کرسٹل پر الزام لگاتے بولی: "تم نے میری انگریزی کی فیئر کاپی چوری کی ہے۔ وہ مجھے واپس کرو۔" کرسٹل اپنے اوپر ایسا الزام سن کر پریشان ہو گئی اور جواب دیا کہ میں نے آپ کی کاپی نہیں لی ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ تم خوامخواہ میری بے عزتی کر رہی ہو، فاریہ نے اس کے جواب پر اعتبار نہ کرتے ہوئے کرسٹل پر الزام لگانا جاری رکھا۔ جس کی وجہ سے کرسٹل مزید پریشان ہو کر رونے لگی۔ اتنے میں ان کے کلاس ٹیچر بھی کلاس میں آ گئے۔ استاد نے دونوں لڑکیوں سے تکرار کے بارے میں معلوم کیا اور پھر فاریہ سے کہا کہ آپ کس بنیاد پر کرسٹل پر الزام لگا رہی ہیں، جس پر فاریہ نے جواب دیا کہ سر! اس کی انگریزی کی کاپی مکمل لکھی ہوئی نہیں ہے۔ چار دن پہلے اس کے مانگنے پر میں نے اپنی کاپی اسے نہیں دی تھی، اس لیے ناراض ہو کر اس نے یہ قدم اٹھایا ہو گا۔

استاد فاریہ کے جواب سے اتفاق نہ کرتے ہوئے اس سے کہا کہ آپ کو پہلے معاملے کی سچائی معلوم کرنی چاہیے، ایسے ہی فروضی پر الزام لگا کر، اس کی بے عزتی نہیں کرنی چاہیے، آپ نے کرسٹل سے زیادتی کی ہے۔ اس سے معافی مانگیں۔ اتنے میں نبیلا نامی لڑکی استاد سے کلاس میں آنے کی اجازت مانگ کر اپنی سیٹ پر بیٹھی، استاد نے اس سے دیر سے آنے کا سبب پوچھا۔ اس نے بتایا کہ گاؤں سے اسکول آتے ہوئے ان کی گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے دیر ہوئی۔ جس کے بعد اس نے خود ہی اپنا بستہ کھول کر اس میں سے کاپی نکال کر فاریہ کو دی اور کہا کہ کل غلطی سے میں نے آپ کی کاپی اپنی کاپیوں کے ساتھ بستے میں رکھ لی تھی جو میں نے گھر جا کر دیکھی۔ مجھے معاف کرنا کہ میں نے غلطی سے آپ کی کاپی لے لی۔ جس سے آپ کو ضرور تکلیف ہوئی ہوگی۔ یہ سچائی معلوم ہونے پر اور استاد کے کہنے پر فاریہ نے کرسٹل سے معافی مانگی اور اس نے بھی فاریہ کو معاف کر دیا۔

رسیس کے بعد اخلاقیات کے پیریڈ میں نریندر نامی ایک طالب علم نے اخلاقیات کے استاد سر ڈیوڈ کو صبح والی تکرار کے بارے میں بتایا اور کہا کہ سر ہمیں سچائی اور ایمانداری کے اوصاف اور ان کی روزمرہ زندگی میں اہمیت کے بارے میں بتائیے۔ نیز ہمیں یہ بھی سمجھائیں کہ ہم اسکول، گھر اور سماج میں سچائی اور ایمانداری کا عملی مظاہرہ کیسے کر سکتے ہیں۔

سر ڈیوڈ کلاس سے مخاطب ہو کر کہا کہ آج نریندر نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ میں تفصیل سے اس کا جواب دیتا ہوں۔

ایمانداری کا وصف: ایمانداری ایک وسیع معنیٰ والی خوبی ہے، یہ اعلیٰ اخلاقی خوبیوں میں سے اعلیٰ ترین خوبی ہے، یہ خوبی رکھنے والا انسان ہر معاملے میں دیانتدار، سچا، وفادار اور مخلص ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ سے اور دوسروں سے ایمانداری والا رویہ رکھتا ہے۔ وہ اپنے چاروں طرف ہر بات میں شفافیت ہونے کا قائل ہوتا ہے۔

سچائی کا وصف: ہر رویے یا معاملے میں سچ بولنے، سچ کو ماننے اور سچ کے راستے پر چلنے کو سچائی کہا جاتا ہے۔ سچائی کی خوبی رکھنے والا انسان جھوٹ سے نفرت کرتا ہے اور ہر بات میں سچ کو مقدم رکھتا ہے۔

ایمانداری اور سچائی کی روزمرہ زندگی میں اہمیت: روزمرہ زندگی میں ایمانداری اور سچائی کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ان دونوں خوبیوں والے انسان عملی زندگی میں اپنا ہر کام ایمانداری اور سچائی سے سرانجام دیتے ہیں۔ اس لیے معاشرے میں ہر آدمی سکھ اور سکون سے زندگی گزارنے لگتا ہے۔ ہر ایک کو انصاف ملتا ہے۔ ظلم، زیادتی اور کرپشن کا خاتمہ ہوتا ہے اور پورا ملک ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔

گھر، اسکول اور معاشرے میں ایمانداری اور سچائی کا عملی مظاہرہ کرنا: گھریلو زندگی میں رشتوں کے بنیاد اعتماد پر مبنی ہوتی ہے، اعتماد کی بنیاد ایمانداری اور سچائی کی خوبی پر مبنی ہوتی ہے۔ اس لیے گھر میں ہر فرد کو ایک دوسرے کے ساتھ سچا ہونا

چاہیے۔ کسی فرد سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا اقرار کرنا چاہیے، گھر کے بڑوں کو بھی سب افراد سے ایمانداری والا سلوک رکھنا چاہیے۔

اسکول میں سچ بولنے والے طلبہ کو اساتذہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کسی طالب علم کو کوئی چیز یا پیسے کہیں گرے ہوئے ملیں تو اس کو وہ چیز یا پیسے پرنسپال / ہیڈ ماسٹر کے پاس جمع کرانے چاہییں۔ ہیڈ ماسٹر اگلے دن اسیمبلی میں ان چیزوں یا پیسوں کے ملنے کا بتائیں گے پھر جن طلبہ یا طالبات کی وہ چیزیں یا پیسے ہوں گے وہ ہیڈ ماسٹر سے ان کے دفتر سے حاصل کریں گے۔ اسی طرح طلبہ میں ایمانداری اور سچائی کی خوبیاں ان کی شخصیت کا حصہ بن جاتی ہیں۔

سماجی کاموں میں بھی ایمانداری اور سچائی کو اولیت دینی چاہیے، اس سے لوگوں کے مسائل حل ہوں گے اور سماجی کارکنوں کی عزت میں اضافہ ہو گا، ان کی ساکھ اچھی ہو گی۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ایک دن فاریہ نے، کرسٹل پر کاپی کی چوری کا الزام لگا کر اس کی بے عزتی کی۔ وہ کاپی کسی دوسری لڑکی نے غلطی سے لی تھی، جو واپس ملنے پر فاریہ نے، کرسٹل سے معافی مانگی اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ معاملے کی سچائی معلوم کیے بغیر کسی پر الزام تراشی نہیں کرنی چاہیے۔ ایمانداری اور سچائی اعلیٰ اخلاقی خوبیاں ہیں جن کے اختیار کرنے سے آدمی کی ساکھ اچھی ہوتی ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں ان خوبیوں پر عمل کرنے سے گھر، اسکول اور معاشرے پر مثبت اثر پڑتے ہیں اور ملک ترقی کرنے لگتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. اساتذہ اسکول میں طلبہ کے درمیان میں پیدا ہونے والی تکراروں کو کیسے نمٹاتے ہیں؟
2. نبیلا کو اسکول آنے میں دیر کیوں ہوئی؟
3. ایمانداری کا وصف کیا ہے؟
4. سچائی کا وصف بیان کریں۔
5. گھر میں رشتوں کی بنیاد کس چیز پر ہوتی ہے؟

(ب) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. کرسٹل، فاریہ کے بار بار الزام کی وجہ سے ______________ لگی۔
2. کلاس ٹیچر نے دونوں طالبات سے ______________ کے متعلق معلوم کیا۔
3. نبیلا نے فاریہ کی کاپی ______________ سے اپنے بستے میں رکھی تھی۔
4. ایمانداری اور سچائی کی وجہ سے ملک تیزی سے ______________ کرتا ہے۔
5. سچے طلبہ کو اساتذہ ______________ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ایمانداری اور سچائی پر چلنے سے معاشرے میں کرپشن کا خاتمہ ہوتا ہے۔		
2. ایمانداری ایک وسیع معنی والی خوبی ہے۔		
3. گھر کے بڑوں کو جیسا دل چاہے ویسا کرنا چاہیے۔		
4. کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا اقرار نہیں کرنا چاہیے۔		
5. اسکول میں گری ہوئی چیز یا پیسے ہیڈ ماسٹر کو دینے چاہییں۔		

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات کی زندگی میں ایمانداری اور سچائی کا کوئی واقعہ پیش آیا ہو تو اس کے متعلق استاد کی زیر نگرانی میں ہر طالب علم کلاس میں بیان کرے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کے درمیان روزمرہ کی زندگی میں ایمانداری اور سچائی کی اہمیت کے متعلق بحث کرائی جائے، ایمانداری اور سچائی کی پانچ مثالیں گھر سے لکھ کر آنے کی ہدایت کی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مخلص	سچا	شفافیت	صاف
مقدم	بڑھ کر آگے جانے والا	گامزن	تیز رفتار چلنے والا
ساکھ	نیک نامی، شہرت		

محلے میں رہنے کے اصول

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- محلے میں رہنے کے اصولوں کی ضرورت کی وضاحت کر سکیں۔
- محلے میں رہنے کے اصولوں پر کس طرح عمل کر سکتے ہیں۔ ان پر بحث کر سکیں۔
- مثالوں سے واضح کر سکیں کہ پڑوسیوں سے "محلے میں رہنے والے اصول" بنانے میں کس طرح تعاون کیا جاسکتا ہے۔

محلہ اور اس کی اہمیت:

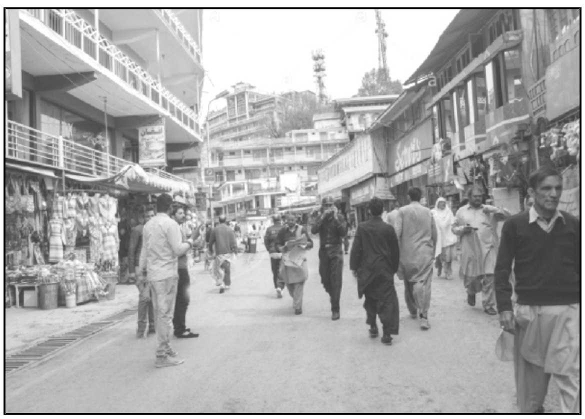

انسان معاشرے کا ایک فرد ہے جو اپنی فطرت کے مطابق اکیلا رہنا پسند نہیں کرتا ہے بل کہ دوسروں سے مل کر اکٹھے رہتا ہے۔ جس سے اس کی خاندانی زندگی آسان اور پُرسکون گزرتی ہے، وہ اپنے معاشرے میں کوئی ایک کام کرتا ہے جس سے اس جو آمدنی ہوتی ہے اسی میں سے وہ دوسروں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ مگر جیسا کہ تمام انسانوں کی طبیعت اور سوچ ایک جیسی نہیں ہوتی، اس لیے ان کے آپس میں اختلافات بھی پید ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ان کو محلے میں اکٹھے رہنے کے لیے بعض قواعد وضوابط کی ضرورت ہوتی ہے جس سے ان کا معاشرہ پُرامن اور پُرسکون رہتا ہے اور ہر ایک خوشی اور آزادی سے اپنے اپنے کنبے کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ باآسانی زندگی گزار سکتا ہے۔

محلہ وہ علاقہ ہے جہاں لوگ اکٹھے زندگی گزارتے ہیں۔ وہاں کے رہنے والے لوگ ایک دوسرے کے پڑوسی کہے جاتے ہیں۔ وہ دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ کیوں کہ صحت، صفائی، موسم، پانی، بجلی، رابطے کا ذریعہ، گندے پانی کی نیکاسی، روڈ راستوں، جان اور مال اگرچہ سلامتی کی ہر صورتحال کا اثر تمام پڑوسیوں پر ایک جیسا پڑتا ہے اور اس علاقے میں رہنے والوں کے مفاد اجتماعی ہوتے ہیں۔

اس لیے درج ذیل عام قواعد وضوابط پر عمل کرنا محلے میں رہنے والے ہر فرد کا فرض ہے:

- ہر ایک اپنے گھر، گھر کے آگے، گلی اور نیکاسی والی نالی کو صاف ستھرا رکھے۔

- گھروں کے آگے پڑا ہوا کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لیے مناسب بندوبست کریں۔
- گھر کا کوڑا کرکٹ یا مویشیوں کا گوبر وغیرہ محلے میں مخصوص جگہ پر ڈالیں تاکہ اس کو اٹھانے والا عملہ اٹھالے جاسکے۔
- گاڑیوں کو صحیح طریقے سے پارک کیا جائے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ پارکنگ کے اصولوں پر عمل کرنا ہر ایک پڑوسی اپنا فرض سمجھے۔
- ہنگامی حالات کی صورت میں رابطہ کرنے کے لیے ایک دوسرے سے فون نمبروں کی لین دین کریں۔
- تمام پڑوسی ایک دوسرے کے جذبات اور ضروریات کا خیال رکھیں۔
- آپس میں بات کرتے وقت ہر ایک گھر میں ٹی وی اور ریڈیو کی آواز کم رکھے۔
- محلے میں کسی تقریب کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔

محلے میں رہنے کے اصول:

بااخلاق محلہ ملنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ دنیا میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک محلے میں رہنے والے سبھی لوگ بااخلاق اور اچھے نہیں ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ خراب شہری بھی ہوتے ہیں۔ وہ محلے میں رہنے کے لیے مقررہ اصولوں اور قائدوں پر عمل نہیں کرتے اور وہ اکثر اپنے پڑوسیوں کے لیے مسائل پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ایسے پڑوسیوں سے کسی مسئلے کے حل کے لیے لڑنے یا غصے سے کچھ کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بل کہ معاملہ مزید خراب ہونے یا کورٹوں میں جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ دی پروٹوکول اسکول ٹیکساس کے بانی اور بہتر زندگی کے لیے جدید آداب کے مصنف ڈیان گاٹسمین کا کہنا ہے کہ پڑوسی سے کوئی مسئلہ ہو تو اس پڑوسی سے روبرو مل کر نرمی سے اور اس کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ادب سے بات کرنی چاہیے۔ اگر ایسے بات کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا تو درج ذیل طریقے استعمال کرنے چاہییں:

1. محلے میں آتے جاتے ایک دوسرے سے مسکراہٹ بانٹنی چاہیے۔ سلام دعا کرنی چاہیے۔ اسی عمل سے ایک دوسرے کے لیے نیک تمنا اور نیکی نیت پیدا ہوگی۔
2. کسی گھر کے آگے والے بغیچے میں گھاس بودے اور درختوں کی بڑھتے ہوئے پتوں اور ٹہنیوں کی کٹائی نہ ہوئی ہو تو اس کام میں پڑوسی کی مدد کریں۔
3. کچھ پڑوسی اصولوں اور قاعدوں پر دستخط کرنے سے پہلے مناسب طریقے سے پڑھتے نہیں ہیں اور پھر عمل بھی نہیں کرتے ایسے لوگوں کو چاہیے کہ قبولیت نامہ پڑھ کر پھر دستخط کریں۔
4. پڑوسیوں سے وقت بوقت ان کی صحت، بچوں کی خیر و عافیت، تعلیم، موسم، مارکیٹ اور روزمرہ کی استعمال والی اشیا کی داموں کے بارے میں حال احوال کرتے رہنا چاہیے۔

5. پڑوسیوں، خاص طور پر سینئر شہریوں کے جذبات اور ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔
6. پڑوسیوں سے کبھی کبھی چائے کے کپ پر گپ شپ کرنے کی دعوت دیتے رہنا چاہیے۔ ان کو اپنی خوشی و غم میں شامل ہونے کا موقعہ دینا چاہیے اور ان کی شادی غمی میں شرکت کرتے رہنا چاہیے۔
7. اپنے پڑوسیوں کی بات توجہ سے سننی چاہیے اور کسی کی بات بیچ میں نہیں کاٹنی چاہیے۔
8. ضرورت کے مطابق پڑوسیوں کے رویّوں، لباس، کھانے پینے کی تعریف کی جائے، مگر فضول مشورے نہیں دینے چاہییں۔

اس طرح محلے میں رہنے سے پڑوسیوں میں نیک نیتی پیدا ہو گی اور ایک بااخلاق محلہ بنانے میں مدد ملتی ہے۔

کبھی کبھی مانتے ہوئے اصولوں اور مقررہ کیے ہوئے قواعد اور ضوابط میں ترمیم کرنے یا نئے سرے سے بنانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اس کے لیے باہمی رضامندی سے یک رائے ہو کر تبدیلی لانی چاہیے یا نئے سرے سے بنانے چاہییں ایسا کرنے سے آگے چل کر اچھے نتائج نکلیں گے اور سب پڑوسی دل سے ان پر عمل بھی کریں گے جو ان کے اپنے بنائے یا ترتیب دیے ہوتے ہیں۔

تمام مذاہب اور دھرموں کی تعلیم بھی یہ ہے کہ پڑوسی تو دور رہنے والے بھائیوں سے بھی زیادہ قابل احترام ہوتے ہیں کہ جو مصیبت کے وقت سب سے پہلے پہنچتے ہیں۔ اسی لیے محلے اور پڑوسیوں کا احترام اور قدر کرنی چاہیے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

آدمی فطرت کے مطابق اکیلا رہنا پسند نہیں کرتا بل کہ اسے خاندان اور اڑوس پڑوس میں اکٹھے رہنا پڑتا ہے۔ پڑوسی ایک دوسرے کے لیے دکھ درد اور خوشی کے ساتھی ہوتے ہیں۔ بہتر زندگی گزارنے کے لیے پڑوسیوں سے حسنِ سلوک کرنا اور ان سے تعاون اور خیر خواہی کے جذبے کی ہر مذہب تاکید کرتا ہے اور ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ پڑوسیوں کے ساتھ رہنے کے اصولوں سے واقف ہو کر ان پر پابندی کرنے کی کوشش کرے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. محلے والوں سے اچھے تعلقات رکھنے کے لیے کون کون سی اہم باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟
2. ایک اچھے پڑوسی کا خیال کیسے رکھنا چاہیے؟
3. محلے والوں سے تعلق اپنے خاندان اور رشتے داروں کے تعلق سے زیادہ گہرا کیوں ہوتا ہے؟

4. "دی پروٹوکول اسکول ٹیکساس" کے بانی "ڈیان گاٹسمین" نے پڑوسیوں کے بارے میں کیا کہا ہے؟

5. اگر ادب سے بات کرنے کے ذریعے مسئلہ حل نہیں ہوتا تو کون سے طریقے استعمال کرنے چاہییں؟ کوئی بھی پانچ طریقے لکھیں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. پڑوسیوں سے ان کے کام میں مدد کرنا برا عمل ہے۔	☐	☐
2. پڑوسیوں کو چاہیے کہ کھانے پینے میں سے کچھ نہ کچھ دیں۔	☐	☐
3. محلے میں بیٹھ کر ایک دوسرے کا حال احوال معلوم کرنا چاہیے۔	☐	☐
4. محلے میں قاعدوں پر عمل کرنے والے شخص کے خلاف عدالت جانا چاہیے۔	☐	☐
5. ایک دوسرے کی شادی غمی میں شرکت کرنی چاہیے۔	☐	☐

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. محلہ وہ جگہ ہے جہاں آدمی مل کر:

(الف) زندگی گزارتا ہے (ب) کھیل کود کرتا ہے

(ج) کاروبار کرتا ہے (د) ملازمت کرتا ہے

2. پڑوسی دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے لیے ہوتے ہیں:

(الف) دوست (ب) مددگار

(ج) دشمن (د) اجنبی

3. اچھا پڑوسی ملنا:

(الف) مشکل ہے (ب) نعمت ہے

(ج) محال ہے (د) ممکن ہے

4. معاملات خراب ہونے پر لوگ جا پہنچتے ہیں:

(الف) ہسپتالوں میں (ب) بینکوں میں

(ج) بازاروں میں (د) کورٹوں میں

5. محلے کے قاعدے بنانے چاہییں:

(الف) باہمی رضامندی سے　　(ب) خوشی سے

(ج) دل سے　　(د) جذبے سے

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات "محلے میں رہنے کے اصول" کے متعلق مواد اکٹھا کر کے کلاس میں اس کے متعلق مذاکرہ منعقد کریں اور اہم اصول نوٹ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ و طالبات کو بتایا جائے کہ مشکل وقت میں کام آنے کے لیے پڑوسیوں سے کس طرح بہتر تعلق برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
گپ شپ	ہنسی مزاق، دل لگی	ترمیم	تبدیلی
محال	مشکل		

ٹریفک کے قواعد وضوابط

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ٹریفک کے قواعد وضوابط کو بیان کر سکیں۔
- ٹریفک کے مختلف ضوابط سے واقف ہو کر ان کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- ٹریفک کے اہم نشانات اور علامات کو پہچان سکیں۔
- ٹریفک کے ضوابط پر سختی سے عمل کرنے کے فوائد اور خلاف ورزی کرنے کے نقصانات کے بارے میں بحث کر سکیں۔
- ضوابط کی خلاف ورزی کی صورت میں جرمانہ دینے کے بارے میں جان سکیں۔

جب روڈ یا راستوں کو سفر کرنے کے لیے پیدل یا کسی جانور یا گاڑی پر سوار ہو کر استعمال کیا جاتا ہے تو اسے ٹریفک کہا جاتا ہے اور جو قواعد وضوابط ٹریفک کو منظم بناتے ہیں انھیں ٹریفک کے قواعد وضوابط کہا جاتا ہے۔ ٹریفک کے قواعد و ضوابط پر عمل کرانے کے لیے سرکار کی طرف سے روڈ کے قریب نشانات لگے ہوتے ہیں اور شہر کے اندر بجلی پر چلنے والے سگنل ہوتے ہیں یا ٹریفک پولیس والے ہوتے ہیں جو ہاتھ کے اشاروں سے ٹریفک کنٹرول کرتے ہیں۔

ٹریفک کے اشارے:

ٹریفک کے اشاروں کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ کیوں کہ یہ آپ کو حادثات سے بچانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر فرد کو ان پر عمل کرنا چاہیے۔ ٹریفک کے اشارے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ لازمی اشارے۔ ۲۔ انتباہی اشارے۔ ۳۔ معلوماتی اشارے۔ جو آپ کو روڈ پر ڈرائیو کرنے کے دوران نظر آتے ہیں۔ ٹریفک کے اہم اشاروں اور ان کی مختصر وضاحت اس طرح ہے۔

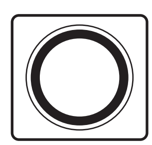

1. **لازمی اشارے:** یہ اشارے گول دائرے کی شکل کے ہوتے ہیں جن پر عمل کرنا لازم ہے۔ جن میں سے کچھ اشارے درج ذیل ہیں۔

نو پارکنگ: جہاں یہ نشان ہو گا وہاں آپ اپنی گاڑی کھڑی نہیں کر سکتے۔

ون وے: اس نشان کا مطلب ہے کہ ایک طرف گاڑیاں چلنی چاہیں یعنی دو طرفہ گاڑیاں چلنا منع ہے۔

حدِ رفتار: جہاں بھی یہ نشان ہو گا، اس کا مطلب کہ دی ہوئی رفتار کے مطابق گاڑی چلانی ہے۔

یوٹرن: اس نشان کے مطابق آپ آگے جا کر روڈ تبدیل کر سکتے ہیں۔

نو اوور ٹیک: اس نشان کے مطابق آپ کو سامنے چلنے والی گاڑی کو کراس نہیں کرنا بلکہ اس کے پیچھے قطار میں چلنا ہے۔

رائیٹ ٹرن: اس نشان کا مطلب آپ کو آگے جا کر دائیں جانب مڑنا چاہیے۔

2. انتباہی اشارے: یہ اشارے تکون کی شکل کے ہوتے ہیں ان کا مطلب ہے آپ کو خبر دار کرنا تا کہ آپ کسی حادثی سے محفوظ رہ سکیں۔ درج ذیل کچھ نشانات متعلق معلومات دی جاتی ہے:

ٹریفک سگنل: اس نشان کا مطلب ہے کہ آگے ٹریفک سگنل ہے جس کے مطابق آپ کو عمل کرنا ہے۔ یعنی لال بتی روشن ہونے تک گاڑی روکے رکھنی ہے۔ پیلی بتی روشن ہونے پر آپ چلنے کو تیار ہو جائیں اور ہری بتی روشن ہونے پر آپ کی گاڑی کو چلنے کا اشارہ مل جاتا ہے۔

کراس روڈ: یہ نشان مین روڈ کے دونوں طرف سے لنک روڈ کے ہونے کا ہے۔ اس لیے گاڑی آہستہ اور توجہ سے چلانی چاہیے۔

ٹو وے: اس نشان کا مطلب ہے کہ روڈ پر دونوں طرف سے گاڑیاں چل رہی ہیں۔

زیبرا کراس: اس نشان کے مطابق روڈ پر لوگوں کے گزرنے کی جگہ ہے، اس لیے آپ کو آہستہ اور توجہ سے گاڑی چلانی ہے۔

پھسلن والا روڈ: یہ نشان پھسلن والے روڈ کا ہے یعنی آپ کی گاڑی روڈ پر اِدھر اُدھر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

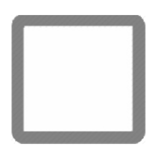
3. معلوماتی اشارے: یہ اشارے چوکور کی شکل کے ہوتے ہیں، جن کا مطلب آپ کو معلومات فراہم کرنا ہے۔ ان اشاروں میں سے کچھ درج ذیل دیے جاتے ہیں:

پیٹرول پمپ: اس نشان سے آپ کو معلوم ہو گا کہ آگے پیٹرول پمپ کتنا دور ہے۔

اسپتال: یہ نشان آپ کو معلومات دیتا ہے کہ آگے اسپتال کتنی دور ہے۔

اسکول: اس نشان کا مطلب کہ آگے اسکول یا اسکول بس کا اسٹاپ ہے۔ اس لیے گاڑی آہستہ اور توجہ سے چلانی چاہیے۔

مسجد: اس نشان سے آپ کو معلوم ہو گا کہ مسجد کتنی دور ہے۔

ہوٹل / ریسٹورنٹ: اس نشان سے آپ کو معلوم ہو گا کہ آگے ہوٹل یا ریسٹورنٹ آنے والی ہے۔

ہر فرد کو خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا، اسے ٹریفک کے قواعد وضوابط کی پوری طرح معلومات ہونی چاہیے۔ جن پر عمل کرنے سے اس کی زندگی دوسروں کی زندگی اور گاڑیوں کی سلامتی یقینی رہتی ہے۔ ان کی خلاف ورزی کی صورت میں چھوٹے بڑے حادثات، جان اور مال کے نقصانات کا امکان رہتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پوری دنیا میں روڈ حادثات کی وجہ سے تقریباً 1.35 ملین لوگ زخمی ہوتے ہیں، جن میں سے کچھ لوگ عمر بھر کے لیے اپاہج، معذور اور محتاج بن جاتے ہیں۔ ان حادثات کا منفی اثر افراد، ان کے خاندان اور بڑے پیمانے پر پوری قوم پر ذہنی اور معاشی نقصانات کی صورت میں پڑتا ہے۔ ٹریفک کے حادثات کے وجہ سے معذور ہو چکا فرد اپنے خاندان کے بھروسے اور ملکی پیداوار میں بھی اپنا کردار ادا کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ روڈ حادثات بہت سے ممالک کی کل سالانہ آمدنی کا 3 فیصد کم ہونے کا سبب بن جاتے ہیں۔

ایسے جان جوکھم میں ڈالنے والے روڈ حادثات اکثر کم یا درمیانہ آمدنی والے ممالک میں ہوتے ہیں اور ان میں اکثر بچوں اور نوجوانوں کی موت واقع ہوتی ہے یا وہ ہمیشہ کے لیے معذور ہو جاتے ہیں۔ ایسے حادثات کے درج ذیل اسباب ہوتے ہیں:

- حد سے زیادہ تیز رفتاری سے گاڑی چلانا۔
- روڈ پر چلنے والی گاڑیوں کے بیچ میں مناسب فاصلہ نہ رکھنا۔
- سامنے والی گاڑی کو جلدی میں یا غلط سائڈ سے اوورٹیک کرنا۔
- گاڑی کو روڈ کے کنارے سے نیچے خالی جگہ پر چلانا۔
- بنا کسی اشارے / نشان کے گاڑی کو روک دینا۔
- ایکسپریس وے پر جہاں ٹریفک یک طرفہ ہوتی ہے اس کے غلط رُخ پر چلانا۔
- رات کو گاڑی کی بتیوں کی روشنی تیز رکھنا جس سے سامنے سے آنے والی گاڑی والے کو کچھ بھی نظر نہ آنا۔
- ٹریفک کے عام اصولوں یا قائدوں کے خلاف بنا دیکھے تیزی سے روڈ پر چڑھنا۔
- کوئی نشہ دار چیز لے کر یا ادھوری نیند ہوتے ہوئے بھی گاڑی چلانا۔

- غلط پارکنگ کرنا اور روڈ پر شہر میں سگنل اور ٹریفک کے نشانات کو نظر انداز کرنا۔
- کسی سفر پر روانہ ہونے سے قبل گاڑی کا تیل، پانی، بریک اور ٹائر کی ہوا چیک نہ کرنا۔
- موٹر سائیکل بنا ہیلمیٹ چلانا یا ایک پہیے پر موٹر سائیکل چلانا اور گاڑی چلانے وقت سیٹ بیلٹ نہ باندھنا۔

اس کے برعکس ٹریفک کے قواعد وضوابط پر عمل کرنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے اگرچہ کبھی کبھی دیر ہوسکتی ہے مگر آدمی حفاظت میں رہتا ہے۔ کیوں کہ تھوڑی دیر سے پہنچنا بہتر ہے کہ آدمی نقصان کھا کر پہنچے یا کبھی بھی نہ پہنچے۔ ٹریفک کے ضابطوں کی پابندی کے کچھ فائدے اس طرح ہیں:

- گاڑی چلاتے وقت سیٹ بیلٹ باندھنا۔
- اپنی اور دوسروں کی جان سلامت رہتی ہے۔
- اپنی اور دوسروں کی گاڑی اور ملکیت کا نقصان نہیں ہوتا۔
- خود اور باقی لوگ اور جانور معذور نہیں ہوتے۔
- ملکی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ہر ایک بے خوف ہو کر سفر کرتا ہے، رشتے داروں کو ذہنی سکون ملتا ہے اور ملک تیزی سے ترقی کرتا ہے۔

ہمارے ملک میں جو کام ٹریفک کے قاعدوں کی خلاف ورزی میں آتے ہیں، ان میں تیز رفتاری، بے اصولی اوورٹیک، غلط یوٹرن لینا، گاڑی چلاتے موبائل فون پر بات کرنا، سیٹ بیلٹ نہ پہننا، ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنا، ون ویلنگ کرنا اور ہیلمٹ نہ پہننا یا غلط پارکنگ کرنا شامل ہیں۔ ان میں سے کسی بھی ناجائز قدم اٹھانے کی صورت میں آدمی پر بھاری جرمانہ عائد ہوتا ہے یا اسے جیل بھی بھیجا جاتا ہے۔

اس لیے اسکول میں اساتذہ اور گھر میں رشتے داروں کو چاہیے کہ وہ بچوں کو ٹریفک کے قواعد وضوابط اور اصولوں سے واقف کریں۔ چھوٹے بچوں کو موٹر سائیکل یا موٹر کار چلانے کی ہرگز اجازت نہ دیں۔ ٹریفک کے قواعد پر عمل کرنے میں ہی ہم سب کی بھلائی ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

جو قواعد وضوابط ٹریفک کو منظم بناتے ہیں انھیں ٹریفک کے قواعد وضوابط کہا جاتا ہے۔ ٹریفک کے قواعد وضوابط پر عمل کرانے کے لیے حکومت کی طرف سے روڈ کے قریب نشانات لگے ہوتے ہیں اور شہر کے اندر بجلی پر چلنے والے سگنل یا ٹریفک پولیس والے ہوتے ہیں جو ہاتھ کے اشاروں سے ٹریفک کنٹرول کرتے ہیں۔ ٹریفک کے ان قواعد وضوابط پر عمل کرنے میں ہی ہم سب کی بھلائی ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ٹریفک قواعد وضوابط کا کیا مطلب ہے؟
2. حکومت ٹریفک کے قواعد وضوابط پر کیوں عمل کرواتی ہے؟
3. ٹریفک کے قواعد وضوابط پر عمل کرنے کے کچھ فوائد لکھیں۔
4. ٹریفک کے ضابطوں کی پابندی نہ کرنے سے ہونے والے نقصانات بیان کریں۔
5. کون کون سے کاموں کی وجہ سے آدمی پر جرمانہ پڑ سکتا ہے؟
6. اشاروں کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

(ب) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. پیدل، سواری یا کسی جانور پر سوار ہو کر روڈ اور راستوں پر چلنے کا نام ____________ ہے۔
2. شہروں میں ٹریفک کو سنبھالنے کے لیے ____________ ہوتے ہیں۔
3. ٹریفک پولیس والے ____________ سے ٹریفک کو کنٹرول کرتے ہیں۔
4. گھر کبھی نہ پہنچنے سے بہتر ہے کہ بھلے ____________ سے پہنچیں۔
5. معلوماتی اشارے ____________ کی شکل کے ہوتے ہیں۔

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ٹریفک کے قاعدوں کی خلاف ورزی کرنے سے انعام ملتا ہے۔	☐	☐
2. موٹر سائیکل بنا ہیلمیٹ چلانی چاہیے۔	☐	☐
3. ٹریفک حادثات آدمی کی موت کا سبب بنتے ہیں۔	☐	☐
4. ریلوی پھاٹک بند ہو تو گاڑی سائیڈ سے نکالنی چاہیے۔	☐	☐
5. چھوٹے بچوں کو گاڑی چلانے کے لیے دینا بے حد خطرناک ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات ٹریفک کی علامات کی شکلیں اور ان کا مطلب لکھ کر اپنے استاد کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کو ٹریفک کی علامات سمجھنے کی عملی مشق کے لیے شہر کی سگنل ہاؤس میں لے جانا چاہیے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
منظم	دھاگے میں پرویا ہوا	انتباہی	خبرداری
منفی	الٹا	اوورٹیک	سمت جانب گزرنا
برعکس	برخلاف، مخالف		

باب سوم

معاشرتی آداب

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ:

- سمجھ سکیں کہ بات چیت کرنا لوگوں کے درمیان رابطہ کا تیز ترین ذریعہ ہے۔
- کسی بھی آلے سے اور بغیر آلے کے رابطہ کرنے میں اپنی مہارات کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- احساس کریں گے کہ رابطہ ہی زندگی میں کامیابی کی کنجی ہے۔

تعارف

بہتر زندگی گزارنے کے لیے کچھ قاعدے اور قوانین مقرر کیے گئے ہیں، جن کی پابندی ہر شخص کے لیے ضروری ہے۔ وہ قاعدے اور قوانین ایک بہتر سماج بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان قاعدوں کی پابندی نہ کرنے یا کوتاہی کرنے سے یقینی طور معاشرے میں پریشانی اور ناانصافی قائم ہوگی۔ بات چیت کے ذریعے ہم اچھے تعلقات بحال کرسکتے ہیں۔ جو کہ انسانی ترقی اور تعمیر میں ایک اچھا کردار ادا کرتے ہیں اور ایک اچھے معاشرے کی بنیاد رکھتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ (Media) کی مدد سے آج دنیا ایک گاؤں کے مانند بن چکی ہے۔ اس لیے اچھے معاشرتی تعلقات کو برقرار رکھنے کے لیے مناسب گفتگو کا استعمال ایک بہتر راستہ ہے۔

کامیابی حاصل کرنے کے لیے اچھی اور مؤثر گفتگو کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جو اچھے آداب میں شمار کی جاتی ہے۔

اس باب میں ''رابطہ اور اس کے طریقے'' کے علاوہ ''مواصلاتی رابطہ'' اور ''زبانی رابطہ'' کے اسباق شامل کیے گئے ہیں۔

رابطہ اور اس کے طریقے

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- لفظ "رابطہ" کی تعریف بیان کر سکیں۔
- رابطے کے مختلف ذرائع کو جان سکیں۔ جیسا کہ: زبانی، علامتی، بدنی اور مواصلاتی اشارے۔
- مزید مؤثر ہونے کے اعتبار سے رابطے کے مختلف ذرائع کا موازنہ کر سکیں۔
- زبانی رابطے میں علامات اور جسمانی اشاروں کے استعمال کو جان سکیں۔
- بولنے اور لکھنے کے دوران الفاظ کے انتخاب میں اپنی قابلیت کا مظاہرہ کر سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں مواصلاتی رابطے کی اہمیت کے بارے میں بحث کر سکیں۔

"رابطہ" زبانی بات چیت، اشاروں کنایوں اور جسمانی اشاروں کا نام ہے اور ٹیلی کمیونیکیشن سے مراد معلومات کا وہ ذریعہ جس میں ایک آدمی یا ایک گروپ ایک جگہ سے دوسری جگہ کوئی پیغام یا کوئی معلومات بھیجتا ہے جس میں ہوائی لہروں کو آواز بھیجنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ رابطے کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ا۔ بھیجنے والا۔ ۲۔ پیغام۔ ۳۔ وصول کرنے والا۔

رابطہ میں بھیجنے والے کا جذبہ، صورتحال کے تبادلے کے ذریعے کا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے رابطہ کرنے میں ایسی مہارتوں کی ضرورت پڑتی ہے، جس سے بات واضح، صاف، مؤثر ہو۔ اس میں الفاظ کا انتخاب اور جسمانی اشاروں کی زبان مناسب ہوتی ہے۔ جس میں الفاظ کے ساتھ چہرے، آنکھوں اور ہاتھوں کے اشارے اور تاثرات ایک دوسرے کی بات سمجھنے میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔ جب کہ تحریری رابطے میں وصول کرنے والے کو پیغام سمجھنے میں کسی قدر مشکلات در پیش آسکتی ہیں۔ اس لیے رُوبرُو کا رابطہ زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

رابطہ کرنے کے ذریعے درج ذیل ہیں۔ ا۔ بات چیت ذریعے پیغام پہنچانا۔ ۲۔ جسمانی اشاروں سے بات دوسرے تک پہنچانا۔ ۳۔ تحریر کی صورت میں پیغام پہنچانا۔ ۴۔ گرافوں، چارٹوں اور نقاشی، لوگو یا دوسری علامات سے پیغام پہنچانا۔ ۵۔ ٹیلی فونی ذریعے سے پیغام پہنچانا۔

عام پیغام رسانی کے ذریعے سے ایک یا زیادہ وصول کرنے والوں کی طرف جب کوئی پیغام بھیجا جاتا ہے تو اس میں کبھی کسی مرحلے پر غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے یا اس کا غلط مطلب لیا جا سکتا ہے۔ مگر آدمی بات چیت کے وقت اپنے سامعین سے اچھی طرح واقف ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ مناسب الفاظ، جملے اور تعبیرات کا انتخاب کرتا ہے اور اپنے پیغام کو بہتر بنانے کی

کوشش کرتا ہے تاکہ غلط فہمی کا امکان کم سے کم رہے۔ وہ سامعین سے وقت بوقت رد عمل بھی حاصل کرتا رہتا ہے تاکہ وہ ممکن حد تک ان میں بہتری لا سکے۔ اس لیے بات چیت والے رابطے کا ذریعہ ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

جسمانی اشارے (Gesture) پیغام بھیجنے کا اہم طریقہ ہے جس میں بات کیے بغیر کے صرف جسمانی عمل یعنی چہرے کے تاثرات، آنکھوں اور ہاتھوں کے اشاروں کے ذریعے پیغام دوسرے تک بھیجا جاتا ہے۔ اس طریقے سے اپنی بات اپنے آپ جسمانی حرکت، اشارے، ہاتھوں، آنکھوں اور چہرے کے تاثرات، گردن ہلانے یا سر ہلانے کے ذیعے دوسرے تک پہنچائی جاتی ہے۔ مثلاً: ہاں یا نہ کے الفاظ صرف گردن ہلانے سے دوسرے کو بتائی جا سکتی ہے۔ نیز یہ ایک قسم کی عالمی زبان بھی ہے۔ اشاروں سے پوری دنیا کے لوگوں کو اپنا مطلب سمجھایا جا سکتا ہے۔ دنیا میں جدید ٹیکنالوجی اس قدر تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ امید کی جا سکتی ہے کہ اب اشاروں کی زبان کمپیوٹر بھی سمجھ سکیں گے۔

کیا اشارے ایک انسان کی دوسرے انسان سے رابطہ میں کوئی کردار ادا کرتے ہیں؟ ہم اچھے طرح جانتے ہیں کہ علامات اور اشارے بھی رابطے اور معلومات پہنچانے کا اہم ذریعہ ہیں، مثلاً: تیر کا اشارہ طرف بتانے کی علامت ہے۔ اسی طرح کمپنیوں کے ''لوگو'' ان کمپنیوں کی پہچان ہوتے ہیں۔ مگر وہ اس صورت میں استعمال ہوتے ہیں جب کوئی سامنے عام پیغام موجود نہیں ہوتا ہے۔ آدمی اکیلے ہی اپنے جذبات کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ مگر وہ زیادہ مؤثر تب ہوتا ہے جب کوئی سننے یا دیکھنے والا موجود ہو۔

مواصلاتی پیغام (Telecommunication) سے مراد ہے کہ پیغام یا معلومات کی لین دین، ٹیلی فون کال، متن، تصاویر یا ویڈیوز اور منتقل کرنے جیسی معلومات، ہوائی لہروں اور کسی برقی مشین کے ذریعے دوسروں تک پہنچائی جائے۔ آج کل ٹیلی کمیونیکیشن نیٹ ورک ایک منظم اور بہت زیادہ استعمال ہونے ولا پیغام رسانی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں ٹیلی کمیونی کیشن کا نظام ملکی لیول پر ایک ادارے پیمرا (PEMRA) کی جانب سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس نظام میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ سروس، وائرلیس سروس، کیبل اور سیٹلائیٹ سروسز شامل ہیں۔

ٹیلی کمیونی کیشن کاروبار چلانے میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس میں ویب براوزنگ، ای میل، سوشل میڈیا اور سوشل نیٹ ورکنگ، ویڈیو کانفرنسنگ، فون سروس، فائیل شیرنگ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام سہولتیں کاروبار کو فروغ دینے

اور اچھے نمونے سے چلانے میں بہت زیادہ مدد گار ہیں۔ اس لیے ۲۱ ویں صدی کے اس دور میں ٹیلی کمیونی کیشن کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ہمیں بھی دنیا سے شانہ بہ شانہ چلنے کے لیے ٹیلی کمیونی کیشن میں مہارت حاصل کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

اشارے، زبانی عمل یا دوسرے کسی ذریعے کو استعمال کرتے ہوئے معلومات کے تبادلے کو رابطہ کاری کہا جاتا ہے۔ جس کے بڑے اقسام زبانی، اشاراتی اور مواصلاتی رابطے ہیں۔ معلومات کے تبادلے کے علاوہ اس رابطہ کاری کے ذریعے کاروبار اور تجارت، تعلیم اور سیاست کے ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ اگر کسی قوم کو مستقبل میں دنیا سے شانہ بہ شانہ ملا کر چلنا ہے تو اُسے جدید رابطہ کاری کے ذریعوں کو اپنانا لازمی ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. رابطے کا کیا مطلب ہے؟
2. رابطے کے کتنے اور کون کون سے اقسام ہیں؟
3. رابطے کا مؤثر ذریعہ کون سا ہے؟ وضاحت کریں۔
4. جسمانی اشارے اور علامت کا رابطے میں کیا فرق ہے؟
5. مواصلاتی رابطے میں کون کون سی اشیا شامل ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ٹیلی کمیونیکیشن کاروبار میں مدد کرتی ہے۔		
2. ریڈیو، ٹیلی وژن اور موبائل اشاراتی ذریعے ہیں۔		
3. جسمانی اشارے اور تاثرات روڈ پر چلنے میں مدد کرتے ہیں۔		
4. زبانی رابطے کا ذریعہ سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔		
5. بہتر تعلق قائم کرنے کے لیے بہتر گفتگو کی بڑی اہمیت ہے۔		

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. زبانی بات چیت، اشارات اور علامات کے ذریعے پیغام پہنچانے کو کہا جاتا ہے:

(الف) رابطہ (ب) تعلق

(ج) معلومات (د) خبر

2. لہروں اور آوازوں کے وسیلے سے پیغام پہنچانے کے ذریعے کو کہا جاتا ہے:

(الف) تحریری ذریعہ (ب) مواصلاتی ذریعہ

(ج) جسمانی اشاروں کا ذریعہ (د) علاماتی ذریعہ

3. رابطے کا مؤثر اور اعتماد کے لائق ذریعہ ہے:

(الف) مواصلاتی (ب) علاماتی

(ج) زبانی (د) تحریری

4. چہرے کے تاثرات اور گردن اور انگلیوں کے ذریعے پیغام دینے کو کہا جاتا ہے:

(الف) جسمانی اشاروں کا ذریعہ (ب) مواصلاتی ذریعہ

(ج) زبانی ذریعہ (د) علاماتی اور نشانات والا ذریعہ

5. پاکستان میں مواصلاتی رابطے کی نگرانی کرنے والا ادارہ ہے:

(الف) واپڈا (ب) پیمرا

(ج) نیپرا (د) نمرا

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

کلاس میں طلبہ وطالبات ایک دن مواصلاتی اور اس کی پانچ اقسام کے متعلق عملی طرح سے مظاہرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کو کمیونی کیشن اور ٹیلی کمیونی کیشن کے فوائد اور نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مؤثر	اثر کرنے والا	سامعین	سننے والے
تعبیرات	خواب کا نتیجہ بتانا	برقی مشین	بجلی پر چلنے والی مشین
شانہ بہ شانہ	ساتھ ساتھ		

مواصلاتی رابطہ

راج کو پچھلے مہینے ایک کمپیوٹر سافٹ ویئر کمپنی (Computer Software Company) میں نوکری ملی تھی۔ جب اسے تنخواہ ملی تو اس نے ایک موبائل لی، موبائل لے کر وہ گھر پہنچا، سب گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے اپنے دادا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ دادا! یہ چھوٹا تحفہ قبول کریں۔ دادا کو تحفہ دے کر، وہ اپنی ماں کے پاس آیا اور اسے تنخواہ کا لفافہ دیتے ہوئے کہا:

"ماں! میں نے اس لفافے میں سے فقط موبائل کے لیے پیسے لیے ہیں"

راج کے دادا نے تمام گھر والوں کو بلایا اور خوش ہوتے ہوئے بتایا کہ راج نے اسے ایک اچھی موبائل لے کے دی ہے۔ جیسے ہی دادا نے گھر والوں کو موبائل دکھائی تو وہ کہنے لگے:

"دادا جان! بتائیں تو ذرا، اس بار آپ موبائل استعمال کریں گے یا پہلے کی طرح سے واپس کر دیں گے ؟"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد دادا جان مسکرا کے کہنے لگے:

"جیسا کہ یہ تحفہ مجھے میرے پیارے پوتے نے دیا ہے، بھلا میں اسے استعمال کیوں نہیں کروں گا۔ اب تو مجھے موبائل ضرور استعمال کرنی ہوگی۔"

دادا کی اسی بات پر تمام گھر والے خوش ہوئے۔ دادا نے راج کو بہت دعائیں دیں اور اس کے ساتھ ساتھ ابو اور امی کا بھی شکریہ ادا کیا۔ راج نے دادا کو بتایا کہ:

"دادا جان! اس موبائل کے بے شمار فائدے ہیں۔ سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ آپ جب بھی چاہیں، اپنے قریبی رشتے داروں سے یا جو آپ کو یاد آئیں، ان کو فون کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے موبائل میں نمبر درج ہونے چاہیے۔ اس کے علاوہ موبائل کے ذریعے آپ دوسروں کی ضروری پیغامات بھی بھیج سکتے ہیں جسے ہم ایس ایم ایس یعنی (Short Messege Service) کہتے ہیں۔ آج کل ہر کوئی ایک دوسرے سے SMS کے ذریعے رابطے میں ہے۔"

دادا جان نے راج سے پوچھا کہ "بھلا اس میں کتنے پیسوں کی ضرورت ہے؟" راج نے جواب دیتے ہوئے کہا:

’’ہمیں موبائل میں بیلنس(Balance)ڈلوانا پڑے گا۔ اگر آپ چاہیں تو ہم اسے Prepaid یعنی پہلے پیسے ڈالیں، پھر فون یا پیغامات ذریعے بات کریں یا پھر Post paid یعنی فون اور پیغامات کے ذریعے بات کرنے کے بعد یہ بل ادا کریں۔ یہ دونوں اختیار ہم استعمال کر سکتے ہیں۔‘‘

دادا جان نے Prepaid کو زیادہ بہتر سمجھا، اس کو منتخب کیا۔ راج نے انھیں مزید بتاتے ہوئے کہا:

’’دادا جان! اب یہ فون آپ اس وقت استعمال کر سکیں گے جب اس میں بیلنس(Balance) ہو گا اور دوسری شرط یہ ہے کہ یہ موبائل چارج بھی ہو۔ کیوں کہ دوسری ٹیکنالوجی کی مصنوعات(Technological products) جیسے موبائل کی بیٹری بھی چارج ہوتی ہے۔‘‘

موبائل کے مزید فوائد بتاتے ہوئے راج نے کہا:

’’موبائل میں بے شمار اختیارات(Options) ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اپنی من پسند دُھن(Tune) رکھ سکتے ہیں۔ آپ کسی خاص وقت کے لیے گھنٹی(Alarm) بھی مقرر کر سکتے ہیں اور جب آپ آرام کر رہے ہوں تو اس فون کو خاموش (Silent Mode) بھی کر سکتے ہیں، تاکہ آپ کو کوئی پریشان نہ کر سکے۔‘‘ راج نے ایک گیت سنواتے ہوئے کہا کہ آپ اس موبائل میں اپنا پسند کے گیت بھی ریکارڈ کروا سکتے ہیں اور جب چاہیں اپنا یا کسی اور کا فوٹو بھی نکال سکتے ہیں اور کیمرے کے ذریعے ویڈیو فوٹو بھی بنا سکتے ہیں اور اسے چلا بھی سکتے ہیں۔‘‘

دادا جان نے اس پوچھا کہ ’’جیسے ٹی وی پر اشتہارات میں دکھایا جاتا ہے ویسے؟‘‘ راج نے انھیں کہا کہ ’’ہاں دادا جان! آپ نے بالکل درست کہا۔‘‘ دادا جان نے راج سے کہا:

’’بیٹا! تمھاری یہ ساری باتیں ٹھیک ہیں، مگر اس عمر میں میں ایک وقت میں تمام باتیں تو یاد نہیں رکھ سکوں گا۔ تم روزانہ رات کا کھانے کے بعد مجھے موبائل کی کچھ باتیں سکھاتے رہنا۔ ان اختیارات(Options) کے متعلق جیسے جیسے جان ملتی رہے گی، میں موبائل کو استعمال کرنا سیکھ لوں گا۔‘‘

راج نے موبائل کو بند کرتے ہوئے کہا کہ ’’ٹھیک ہے دادا جان! میں روزانہ آپ کو کچھ وقت موبائل کا استعمال کرنا سکھاتا رہوں گا۔‘‘ دوسرے دن راج نے اپنے دادا کے لیے موبائل کے استعمال کے متعلق کچھ کتابیں بھی لے کے آیا تاکہ دادا جان ان میں سے معلومات حاصل کر سکیں۔ جب راج رات کے کھانے کے بعد دادا کے کمرے میں پہنچا تو وہ موبائل کی ایک کتاب پڑھ رہے تھے۔ راج نے ان کے پاس بیٹھ کر کہا:

’’دادا جان! اب تو آپ کتابوں کے ذریعے بہت جلد موبائل چلانا سیکھ جائیں گے اور مجھے بھی سکھائیں گے۔‘‘

داداجان کہنے لگے:

" ہاں بیٹا! دنیا بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اب یہ ضروری ہے کہ ہم بھی وقت کے ساتھ چلنا شروع کریں۔"

راج، داداجان کو بتانے لگا:

"داداجان! اب ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے سے رابطے میں رہیں اور ایس ایم ایس(SMS)، چیٹنگ(Chatting)، ای میل(Email)، واٹس ایپ(WhatsApp)، ٹویٹر(Twitter) اور فیس بک(Facebook) کی معلومات حاصل کریں۔ آج کل ان ذریعوں سے معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تعلیم کے میدان کے علاوہ کاروبار، سیاست اور ذرائع اِبلاغ(Media) بھی ان ٹیکنیکل چیزوں کی مدد سے لوگوں کو معلومات دی جا رہی ہیں۔"

داداجان کہنے لگے:

"تم ٹھیک کہتے ہو بیٹا! آج کل ساری دنیا سکڑ کر عالمی گاؤں(Global Village) کی شکل اختیار کر چکی ہے، جس میں ٹیکنالوجی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی لیے آج کے دور کو ٹیکنالوجی کا دور(Technological Era) کہتے ہیں۔ اس عالمی گاؤں کی وجہ سے نہ صرف زمینی فاصلے کم ہوئے ہیں، بلکہ اب تو منٹوں میں دور دور بیٹھے لوگوں سے با آسانی سے رابطہ رکھ سکتے ہیں۔ آج مجھے اپنے بچپن والا دور اور اپنے پرانے دوستوں کی یاد آ رہی ہے۔ جو کچھ تو ملک سے باہر ہیں، تب سے لے کر ہم ایک دوسرے سے رابطے میں نہیں ہیں۔ شاید ان میں سے کچھ جرمنی، اسٹریلیا اور لنڈن میں رہتے ہیں۔ کبھی کبھی تو دل کرتا ہے کہ میں ان سے رابطہ رکھوں، بات کروں، مگر ایسا کرنا آسان نہیں لگتا۔"

راج نے دادا کو سمجھاتے ہوئے کہا:

"داداجان! اس دور میں ایسا کرنا بہت آسان ہو گیا ہے کہ ہم ان کے ساتھ باتیں کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ان کے نمبر(Contact Number) موجود ہیں تو آپ ان سے موبائل فون کے ذریعے بات کر سکتے ہیں یا پھر ان سے Skype کے ذریعے نہ صرف بات کر سکتے ہیں بلکہ ان کو اپنے سامنے دیکھ بھی سکتے ہیں، جیسے ہم ساتھ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہوں۔ مگر دادا! اب تو ہم جدید پروگراموں کے ذریعے ویڈیو کانفرس کال، سیمنار، انٹرویو اور میٹنگس میں بھی حاضر ہو سکتے ہیں۔"

داداجان نے راج سے اس بات پر مزید خوش ہوتے کہا:

"شاباش راج بیٹا! آج تو میری تمام مشکلیں حل ہو گئیں۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ دادا اور پوتا آپس میں دوست ہوں کہ بنا جھجھک ایک دوسرے کو دل کی بات بول سکتے ہیں۔"

راج نے داداجان کی بات پر مسکرا کر کہا: ”ہاں داداجان! آپ ٹھیک بول رہے ہیں مگر موبائل کا غلط استعمال کے نقصانات بھی ہیں جن سے بچنا چاہیے۔“

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- موجودہ زمانہ ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اہم ٹیکنالوجی سے فائدہ حاصل کیا جائے اور نقصانات سے بچا جائے۔
- ذرائع ابلاغ کی وجہ سے دنیا کے مختلف لوگ اور معاشرے ایک دوسرے کے قریب ہو چکے ہیں۔
- ٹیکنیکی آلات سیکھنے اور ان کو استعمال کرنے سے مختلف کام آسان ہو جاتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. راج نے اپنے دادا کو کون سا تحفہ دیا؟
2. موبائل میں بیلنس ڈالنے کے کیا طریقے ہیں؟
3. موبائل سے رابطے کی کیا سہولتیں حاصل ہوتی ہیں؟
4. ویڈیو یا کانفرس کال کا کیا مطلب ہے؟
5. رابطے کے جدید طریقے کون کون سے ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر ”✓“ اور غلط بیان پر ”✗“ کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. موجودہ دور ٹیکنالوجی کا دور کہا جاتا ہے۔		
2. دنیا ایک عالمی گاؤں میں تبدیل ہو چکا ہے۔		
3. موبائل فون کا تعلیم، کاروبار، سیاست اور خبرنامہ میں کچھ بھی قابل ذکر کردار نہیں۔		
4. SMS کا مطلب ہے شارٹ مشین سسٹم۔		
5. راج نے اپنے ماں کو ساری تنخواہ دے دی۔		

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. راج نے اپنے دادا کو تحفے کے طور دی:

(الف) موبائل فون (ب) موٹر کار

(ج) گھڑی (د) سائیکل

2. موبائل فون استعمال کرنے کے بعد بل کے ذریعے ادائی کرنے کا نام ہے:

(الف) پری پیڈ (ب) پوسٹ پیڈ

(ج) پوسٹ آفیس (د) ایزی لوڈ

3. ابتدائی دور کے موبائل میں صرف سہولت تھی:

(الف) ویڈیو چلانے کی (ب) آڈیو چلانے کی

(ج) میسیج اور کال کرنے کی (د) ویڈیو کال کرنے کی

4. سامنے والے سے ویڈیو کال چلانے کے لیے ضروری ہے کہ موبائل میں اس کا:

(الف) نام ہو (ب) نمبر ہو

(ج) بیلنس ہو (د) وقت ہو

5. موبائل کا سب سے اہم تعلیمی کردار ہے:

(الف) ویڈیو چلانا (ب) میسیج کرنا

(ج) کال کرنا (د) آن لائن تعلیم دینا

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

موجودہ دور کے عام استعمال میں موبائل فون کے فوائد اور نقصانات پر ایک مذاکرہ منعقد کرکے فوائد اور نقصانات کی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

موبائل کی سہولتوں سے طلبہ وطالبات کو آگاہ کیا جائے جن سے ان کی تعلیمی قابلیت میں اضافہ ہو سکے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
چیٹنگ	تحریری بات کرنا	ای میل	برقی ڈاک
ویڈیو کانفرس	ویڈیو پر آپس میں بات کرنا	آلات	اوزار

زبان ذریعے رابطہ

نرم اور مناسب انداز سے بات کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ مناسب انداز والی آواز میں بات کرنے والا شخص سامنے والے شخص تک اپنا مقصد بڑی آسانی سے پہنچا سکتا ہے، جو کہ سننے والے کو اچھا لگتا ہے۔ اس کے ساتھ ایسی گفتگو سننے والے کو سوچنے پر بھی آمادہ کرتی ہے۔ اس کے برعکس اونچی آواز میں بات کرنے سے نہ صرف ماحول میں آلودگی ہوتی ہے، بلکہ اونچا بولنے اور تیز آواز سے سننے والے کو دشواری بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آواز جذباتی اور نفسیاتی لحاظ سے ماحول کو خراب کرتا ہے۔ زیادہ تر یہ دیکھا گیا ہے کہ تیز آواز میں ہونے والی بات چیت کا خاتمہ لڑائی جھگڑے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اسی طرح بالکل آہستہ بولنے سے بھی سننے والا بور ہوتا ہے اور بات کرنے والے کا مقصد بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

دنیا کی بزرگ و عظیم شخصیات اور پیغمبران نے لوگوں کو پیار، محبت، نرم لہجہ اور میٹھی زبان سے دین پر عمل کرنے کی دعوت دی ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں یہ بات ضرور دیکھی ہوگی کہ بڑے بڑے مسائل نرم زبان استعمال کرنے سے حل ہو جاتے ہیں۔ جب کہ چلّانے سے اور اونچا بولنے سے غلط فہمی بڑے جھگڑوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ بولنے کے دوران بات چیت کے آداب کا خیال کرتے ہوئے نرم لہجے میں بولیں، جس کی وجہ سے گفتگو کا ماحول پُرسکون رہتا ہے اور کام بھی آسان بن جاتا ہے۔ دانا لوگوں نے نصیحت کی ہے کہ "اگر دلوں کو جیتنا چاہتے ہو تو زبان کو میٹھا رکھو اس طرح سب لوگ آپ کے فرمانبردار بن جائیں گے۔"

صحیح لہجے اور میٹھی زبان استعمال کرنے کے بے شمار فائدے ہیں۔ جن میں سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ ہمیں لوگ پسند کریں گے اور ہم سے دوستی کرنا چاہیں گے، نہ صرف اپنوں میں، بلکہ غیروں میں بھی اپنی میٹھی زبان اور نرم لہجے کی وجہ سے ہمیں کو عزت ملے گی۔ گھر والے بھی ہم سے پیار اور محبت سے پیش آئیں گے اور معاشرے میں بھی ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ یہ تمام خوبیاں ہماری شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ عام طور پر ہم لوگوں سے باوقار، باادب اور اچھے انداز سے بولیں۔ بولتے وقت گفتگو کے آداب کو نظر میں رکھیں۔ دوسرے سے مخاطب ہوتے وقت "آپ" یا ان کا نام اچھی طرح سے لیں۔ ہمیں اس بات کا بھی خیال کرنا چاہیے کہ ہم اپنے سے بڑوں سے تمیز اور ادب سے پیش آئیں۔ اپنے سے چھوٹوں سے محبت سے بولیں اور سب سے اہم بات کہ ہم اپنی بات چیت کے طریقے سے مطمئن ہیں یا نہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ: "اور لوگوں سے بھلی بات کہو" (سورۃ البقرہ: آیت ۸۳)

بچو! نرم اور میٹھی زبان ہمارے مجموعی کردار میں روشن مینار کی مانند ہے۔ روشنی کا مینار بہت دور سے مسافر کو منزل کا پتا دیتا ہے۔ اس سے امید اور آگے بڑھنے کی خواہش کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح نرم اور میٹھی زبان ہمیں دوسروں کی نظر میں اہم مقام دلاتی ہے۔ اسی زبان کی وجہ سے ہم لوگوں اور معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور وہ خوشی یا مصیبت کے وقت ہماری طرف رجوع کرتے ہیں۔

کتاب مقدس میں ہے:

"بردباری کرنے سے حاکم راضی ہوتا ہے اور نرم زبان ہڈی کو بھی توڑ دیتی ہے۔" (امثال ۲۵:۱۵)

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ:

- نرم زبان انسان کو دوسروں کا وفادار دوست بناتی ہے اور یہ خوبی اچھے اخلاق کی ضامن ہے۔
- اپنی بات چیت سے ہمیں دوسروں کی دل جیت سکتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ہمیں اپنی بات جیت کے انداز کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. گفتگو کے مناسب انداز سے کیا مراد ہے؟
2. نرم گفتگو کے کیا فائدے ہیں؟
3. بولنے کے دوران ہمیں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
4. آہستہ بولنے سے کیا نقصان ہوگا؟
5. اونچی آواز سے بولنا کب نقصان دہ ہوتا ہے؟

(ب) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. لوگوں سے ______________ بولو۔
2. بردباری کرنے سے حاکم ______________ ہوتا ہے۔
3. نرم زبان ______________ کو بھی توڑ دیتی ہے۔
4. روشنی کا مینار دور سے مسافروں کو ______________ کا پتا دیتا ہے۔
5. عظیم ہستیوں نے بھی ______________ اور ______________ گفتگو کی تعلیم دی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "×" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. تیز آواز ماحول میں آلودگی پیدا کرتی ہے۔		
2. دھیمی آواز سے لوگ بور ہوتے ہیں۔		
3. مناسب انداز سے گفتگو کرنا آدمی کو بے وقار بناتا ہے۔		
4. اچھا بولنے سے دوسروں کے دماغ جیت سکتے ہیں۔		
5. گفتگو رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔		

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات اچھا اور خراب اندازِ گفتگو کے متعلق آپس میں مذاکرہ کریں اور اچھے اور برے اندازوں کی فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ و طالبات کو اچھی اور خراب گفتگو کے متعلق سمجھایا جائے اور انھیں اچھے اور برے اندازِ گفتگو کے متعلق فہرستیں بنانے میں مدد کی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
برعکس	برخلاف، مخالف	دانا	عقل مند، ہوشیار
بردباری	صبر		

باب چہارم

اہم شخصیات

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ:

- قومی، معاشرتی اور اخلاقی ترقی میں مشہور شخصیات کے مؤثر ہونے کے متعلق جان سکیں۔
- اہم شخصیات کی تعلیمات کی طرف بھرپور انداز میں شوق رکھیں گے۔
- ان کے مسائل حل کرنے اور فیصلہ سازی کی مہارات کو جان سکیں۔
- ان کے تجربات سے حاصل کردہ معلومات کو اپنی زندگی پر لاگو کرسکیں۔

تعارف:

زمانے کے کام کاج کو چلانے کے لیے اسے مختلف انتظامی شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن میں مختلف شخصیات نے اپنی خدمات کے ذریعے اپنے آپ کو منوایا ہے۔ کچھ لوگ عام تعلیمی شعبے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں تو کچھ میڈیکل، انجینئرنگ اور کمپیوٹر وغیرہ میں نام کماتے ہیں۔ اسی طرح مذہبی اور اخلاقی شعبوں میں عظیم خدمات سرانجام دینے والی اہم شخصیات بھی اپنی سیرت، کردار، تعلیم، تربیت اور تجربات اور مشاہدات کے اعتبار سے عوام میں مقبول ہو جاتی ہیں۔

ایسی ہی اہم شخصیات کی زندگی کے حالات پڑھنے سے لوگوں میں ان کے لیے عقیدت اور احترام کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

اس باب میں "حضرت رابعہ بصری"، "زرتشت" اور "مقدس توما حواری (St. Thomas the apostle)" کے حالاتِ زندگی کے متعلق اسباق دیے گئے ہیں۔

حضرت رابعہ بصری

(زندگی اور کردار)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- حضرت رابعہ بصری کی زندگی کا مختصر جائزہ لے سکیں۔
- ان کی زندگی کی اخلاقی خوبیاں اور برداشت والے پہلوؤں کو وضاحت سے بیان کر سکیں۔
- مالکِ حقیقی سے ان کی انتہائی محبت کی وضاحت کر سکیں۔
- وضاحت کر سکیں کہ حضرت رابعہ بصری کرداری صفات مثلاً: برداشت، عدم تشدد اور تشدد سے بچنا دوسروں پر کس طرح اثر انداز ہوا۔

حالاتِ زندگی:

حضرت رابعہ بصری ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئی، جہاں ان کے گھر والوں کی زندگی مشکل گزرتی تھی۔ حضرت رابعہ بصری کی پیدائش کے متعلق مختلف رائے ہیں۔ کچھ کا کہنا ہے کہ وہ ۹۸ھ میں پیدا ہوئی، بعض مؤرخوں کے قول کے مطابق وہ ۹۹ھ میں عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئی۔ حضرت رابعہ کی پیدائش سے قبل ان کے والدین کی تین بیٹیاں تھیں اور ان کے والد اسماعیل ایک بیٹے کی خواہش رکھتے تھے۔ جب ان کے گھر حضرت رابعہ پیدا ہوئیں تو والدین نے اس کو مالکِ حقیقی کا تحفہ سمجھ کر قبول کیا۔ حضرت رابعہ بچپن میں ہی بہت ذہین اور سمجھ دار تھیں۔ وہ عام لڑکیوں کی طرح چیزوں کی فرمائش نہیں کرتی تھیں۔ جب کھانا آتا تھا تو تھوڑا سا کھاتی لیتی تھیں۔ فُرصت کے وقت وہ مالکِ حقیقی کی نعمتوں کا شکر ادا کرتی تھیں۔

جب رابعہ بصری پانچ سال کی تھیں تو انھیں اپنے والدین سے بچھڑنا دیکھنا پڑا اور والدین کی شفقت سے محروم ہو گئی۔ وہ اپنی بہنوں سے مل کر مزدوری کر کے اپنی زندگی گزراتی تھی۔ ۱۰۵ھ میں جب شہر بصرہ میں فاقہ ہوا تو فاقہ کشی کرنے کی صورتحال پیدا ہوئی۔ سب لوگ کھانے کی تلاش میں ہوتے تھے۔ ہر طرف غربت اور بدحالی کا دور تھا۔ اس ماحول میں جب بھوک ہی بھوک تھی تو چوریاں اور لوٹ مار ہونے لگیں۔ یہ چاروں بہنیں چوروں کے ہاتھ لگیں، جنھوں نے ان کو ایک تاجر کے ہاتھ بیچ کر کنیز بنا دیا۔

چھوٹی عمر میں کنیز ہونے کا وزن برداشت کرنا رابعہ بصری کے لیے بہت مشکل تھا۔ ان کے اوپر روز بہ روز اپنے مالک کا ظلم بڑھتا گیا۔ ایک دن رابعہ بصری کے مالک نے انھیں مالکِ حقیقی کے سامنے دعا مانگتے سنا:

"اے پروردگار! تجھے سب معلوم ہے کہ میرا دل تیری فرمانبرداری کرنا چاہتی ہے۔ میری آنکھیں تیری بندگی میں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ اگر معاملہ میرے ہاتھوں میں ہوتا تو ایک پل بھی تیرے عبادت سے منہ نہ موڑتی، مگر تو نے مجھے ایک ظالم انسان کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔"

رابعہ بصری کا مالک ان کی اس آہ اور پکار والی کیفیت سے لرز گیا اور ان سے کہا:

"رابعہ! میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ تم آزاد ہو، چاہو تو تم میرے پاس رہو اور اگر چاہو تو تم کسی ایسی جگہ جا سکتی ہو جہاں تمہیں سکون ملے"

رابعہ بصری نے یہ سن کر ہاتھ اُٹھا کر مالکِ حقیقی کا شکر ادا کیا جس نے انھیں ایسے ظلم سے نجات دلائی، جس میں وہ اپنے والدین کی وفات کے بعد ہر وقت مبتلا رہتی تھیں۔ کچھ وقت بصرہ میں رہنے کے بعد وہ "کوفہ" میں رہنے لگی اور پھر شام کے ملک سے گزرتی ہوئی بالآخر خانہ کعبہ کی زیارت کا لمبا سفر شروع کر دیا۔

حضرت رابعہ بصری کا کردار:

رابعہ بصری بہت ذہین، ہوشیار اور عقل مند تھیں۔ بچپن سے ہی عبادت، ریاضت اور مالکِ حقیقی کی محبت والے جذبے سے بھری ہوئی تھیں۔ ان کی پرہیز گاری کی یہ حالت تھی کہ دنیوی کام کاج سے فرصت ملتے ہی مالکِ حقیقی کی عبادت میں مشغول ہو جاتی تھیں اور ساری رات مالکِ حقیقی کی یاد میں روتے گزارتی تھیں۔ وہ کہتی تھیں کہ "اے نفس! تو کب تک سوتا رہے گا اور کب تک خرّاٹے لیتا رہے گا۔"

رابعہ بصری کا دنیا سے منہ موڑنا اور مالکِ حقیقی کی طرف متوجہ رہنا اس زمانے کی روایت کے مطابق تھا، کیوں کہ اس دور کے کئی بزرگ یہی کرتے تھے۔ ایسے بزرگان کے لیے زُہد کی جگہ ایک پُر سکون غار ہوتا تھا۔ حضرت رابعہ بصری کے دور میں زُہد ایک مستقل رواج بن چکا تھا، جس کی با قاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔ جس کے بانی حضرت حسن بصری تھے۔

رابعہ بصری اپنے زمانے کی تمام زاہدوں سے زیادہ اصول پرست تھیں۔ ایک دن لوگوں نے ان سے پوچھا کہ "مالکِ حقیقی کی عبادت کیسے کرنی چاہیے؟" رابعہ بصری نے جواب دیا:

"میں چاہتی ہوں کہ لوگ جنت کی لالچ اور دوزخ کے ڈر سے مالکِ حقیقی کی عبادت نہ کریں۔ بلکہ اس کو عبادت کے لائق مانتے ہوئے اس کی عبادت کریں۔"

صبر کے موضوع پر حضرت رابعہ بصری کی زندگی میں ہی سادگی والی تعلیم موجود ہے اس کی سوانح عمری کے کئی واقعات گواہ ہیں کہ انھوں نے صبر کا دامن ساری عمر مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ وہ صبر کو نیکی سمجھتی تھی، ہم دیکھیں گے کہ ان کی ابتدائی زندگی میں بچپن میں ہی ان کے والدین وفات پا گئے اور وہ ساری دنیا میں اکیلی رہ گئی۔ پھر انھیں غلامی کی مصیبت کو منھ دینا پڑا۔ غربت، زندگی کے رنج و غم، بے آرامی، جسمانی تکالیف، ان سب کا انھوں نے صبر، جرأت اور ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔ انھوں نے ان تمام رنج و غم کو مالکِ حقیقی کی مرضی کے طور پر صبر سے قبول کیا، جس کے نتیجے میں ان کے کردار کی اعلیٰ تربیت ہوئی۔

رابعہ بصری کی مالکِ حقیقی سے بے انتہا محبت ہمارے لیے ایک مثال ہے۔ انھوں نے عبادت اور روحانیت کے ذریعے اعلیٰ درجے پر پہنچ کر مالکِ حقیقی کا عشق حاصل کر لیا۔ اسی مناسبت سے وہ تاریخ میں ”ام الخیر“ (خیر کی ماں) کے نام سے مشہور ہے۔ تاریخی کتابوں کے مطابق ان کی وفات ۱۸۰ یا ۱۸۵ھ میں ہوئی۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- حضرت رابعہ بصری اسلامی دور کے عظیم شخصیات میں سے ایک ہیں، جو زہد اور تقویٰ کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ان کی عاجزی، انکساری، مالکِ حقیقی سے محبت اور لوگوں کی اصلاح کی وجہ سے انھیں تاریخ میں ایک اہم درجہ دیا گیا ہے۔
- حضرت رابعہ بصری نے لوگوں کی دلوں میں مالکِ حقیقی کی محبت پیدا کرنے کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ خاص طور پر جب انھوں نے جنت کی محبت اور دوزخ کے ڈر سے بے فکر ہو کر، اپنے آپ کو مالکِ حقیقی کے حوالے کر دیا تھا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. چوروں نے حضرت رابعہ بصری اور ان کی بہنوں سے کیا سلوک کیا؟
2. تاریخ میں حضرت رابعہ بصری کون سے نام سے مشہور ہے؟
3. مالکِ حقیقی کی بندگی کے لیے حضرت رابعہ بصری نے کیا فرمایا؟
4. حضرت رابعہ بصری کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. حضرت رابعہ بصری سعودی عرب کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں۔	☐	☐
2. ان کے والد کا نام محمد اسماعیل تھا۔	☐	☐
3. لفظ "رابعہ" کی معنی ہیں تیسرا نمبر۔	☐	☐
4. رابعہ بصری ایک ہوشیار اور ذہین عورت تھی۔	☐	☐
5. ان کے خیال میں مالکِ حقیقی کو معبودِ برحق سمجھ کر اس کی عبادت کی جائے۔	☐	☐

(ج) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. **حضرت رابعہ بصری تاریخ میں مشہور ہیں:**

(الف) ام الخیر کے نام سے　　(ب) ام المساکین کے نام سے

(ج) ام المومنین کے نام سے　　(د) ام الکبائر کے نام سے

2. **حضرت رابعہ بصری کی بہنوں کی تعداد تھی:**

(الف) دو　　(ب) تین

(ج) چار　　(د) پانچ

3. **لفظ "رابعہ" کی معنی ہے:**

(الف) پرہیز گار　　(ب) سچار

(ج) نیکوکار　　(د) چوتھا نمبر

4. **حضرت رابعہ بصری اور ان کی بہنوں کو واقعہ کی وجہ سے گاؤں چھوڑنا پڑا:**

(الف) غلامی والے　　(ب) غریبی والے

(ج) فاقہ والے　　(د) چوری والے

5. **"زہد" کی معنی ہے:**

(الف) مالدار ہونا　　(ب) اکیلا ہونا

(ج) دنیا چھوڑنا　　(د) مالکِ حقیقی سے ملنا

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات درج ذیل نکات پر بحث مباحثہ کریں:

- حضرت رابعہ بصری اپنی عبادت اور ریاضت کے معاملے میں بہت سخت تھیں۔
- مالکِ حقیقی کی محبت میں حضرت رابعہ بصری کے کہے ہوئے الفاظ۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ حضرت رابعہ بصری کی سوانح عمری پر معلومات جمع کر کے مضمون کی صورت میں پیش کریں۔
- حضرت رابعہ بصری کے اہم پیغامات کو چارٹ پر لکھ کر کلاس میں آویزاں کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
عدمِ تشدد	پُرامن جدوجہد	فاقہ کشی	بھوک کاٹنا
کیفیت	حالت	لرزنا	کانپنا، ہل جانا
ریاضت	عبادت، مشقت	زُہد	پرہیزگاری
سوانح عمری	زندگی کے حالات	انکساری	عاجزی

زَرتُشت

(زندگی اور تعلیمات)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- زرتشت کی زندگی کا جائزہ لے سکیں۔
- اس کی زندگی کے اخلاقی اقدار اور برداشت والی صفت کو جان سکیں۔
- اس کی تعلیمات بیان کر سکیں۔
- اخلاقی اقدار کے فروغ میں اس کے کردار کو بیان کر سکیں۔

حالاتِ زندگی:

قدیم اوستا زبان میں زرتشت لفظ کے معنی ہیں "سنہری اونٹوں کا مالک یا سنبھالے والا"۔ یہ معنی کسی کے امیر ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔ زرتشت قدیم ایران کا مذہبی پیشوا ہے، جس نے انسانیت کو ایک مالکِ حقیقی کی عبادت کرنے اور نیک کام کرنے کی ہدایت کی تھی۔ مذہب زرتشت ان کے نام کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ زرتشت کی پیدائش کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ غالباً وہ ایران کے صوبے "آزربائیجان" میں ٦٦٠ ق۔م میں پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش کی جگہ "رَیّ" ہے۔ زرتشت نے اپنے دور کے مشہور استاد حکیم بزاکرزا (Bazakarza) سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ دس سال کے کم عرصے میں بے شمار مذاہب کے علوم، کھیتی باڑی، جانوروں کی دیکھ بال اور جرّاحی کے ماہر ہو گئے تھے۔ زرتشت نے جوانی میں پاؤں رکھتے ہی اپنے آپ کو مخلوق کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ دکھی لوگوں کی مدد ان کا پسندیدہ کام تھا۔ ان کے والدین کی مرضی یہ تھی کہ وہ آبائی کام یعنی کھیتی باڑی اور جانوروں کی دیکھ بال کا کام کرے، مگر زرتشت نے گزر سفر کی جدوجہد کے بدلے مخلوق کی خدمت کرنے کو اپنا نصب العین بنایا۔ جوانی کے زمانے سے ہی زرتشت اپنے باپ دادا کے مذہب سے مطمئن نہیں تھا۔ اس کے بدلے وہ مشاہدے اور تجربے پر یقین رکھتا تھا۔ تقریباً تیس سال کی عمر میں انھیں مالکِ حقیقی کی معرفت نصیب ہوئی اور انھوں نے براہ

راست ''آہورامزدا'' سے وہ الفاظ حاصل کیے، جو ان کی تعلیمات اور ''گاتھا'' کی بنیاد ہیں۔ ''گاتھا'' وہ مقدس نظمیں ہیں، جو زرتشتی روایت کے مطابق خود زرتشت نے لکھی تھیں۔

اپنے زمانے میں موجود مظاہر پرستی اور شرک کی مخالفت کرتے، زرتشت نے لوگوں تک توحید کا پیغام پہنچایا۔ وہ خود وحدانیت پر یقین رکھتا تھا۔ ان کے پاس مالکِ حقیقی کا نام ''آہورامزدا'' تھا۔ ''آہورا'' کی معنی ہے ''مالک'' اور ''مزدا'' کی معنی ہیں ''دانا'' یعنی دانامالک۔

دس سال کی مسلسل کوشش کے بعد صرف ان کے چچیرے بھائی ان کے اوپر ایمان لائے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ ایران میں اس وقت لوگ ایسے معبود کو پسند کرتے تھے، جن کو وہ آنکھوں سے دیکھیں اور ہاتھوں سے چُھو سکیں، مگر زرتشت نے جس مالکِ حقیقی کی دعوت دی تھی، وہ ان صفات سے بالاتر تھا۔

جب عوام نے ان کی باتوں پر توجہ نہیں دی، تو وہ توحید کا پیغام لے کر، بلخ کے بادشاہ گشتاسپ سے ملنے گیا اور مسلسل تین دن اور تین رات تک بادشاہ کی دربار میں شاہی عالموں سے مناظرہ اور بحث مباحثہ جاری رکھا۔ زرتشت نے ''آہورامزدا'' یعنی دانامالکِ حقیقی کے متعلق وحدانیت کی دعوت دی اور اخلاقی اصول سمجھائے، جس کے نتیجے میں بادشاہ گشتاسپ، ان کی بیوی اور بھائی اور دوسرے وزراء ان پر ایمان لائے۔ اس کے بعد زرتشت مذہب تیزی سے ایران اور اس کے چاروں طرف پھیلنے لگا۔ زرتشت نے ایران کے بادشاہ کی مدد سے اپنے مذہب توران (Toran) میں پھیلانا چاہا۔ توران کو قدیم دور میں وسط ایشیا (Central Asia) کے علاقے کو کہتے تھے۔ جس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے درمیان جنگ لگ گئی اور ایک تورانی سپاہی نے زرتشت کو پیٹ میں خنجر مار کر شہید کر دیا۔ بالآخر ۷۷ سال کی عمر میں وہ ۵۸۳ق۔م میں اس دنیا سے وفات کر گیا۔

زرتشت کی تعلیمات:

- زرتشت کی تعلیمات میں سب سے پہلے وحدانیت پر یقین رکھنا ضروری ہے یعنی ایک مالکِ حقیقی کی عبادت کرنا ہے۔
- زرتشت نے خیالات کی پاکیزگی پر زور دیا ہے، جیسا کہ انسانی اعمال، خیالات کے تابع ہوتے ہیں۔ اگر انسان کے خیالات میں پاکیزگی آجائے تو اعمال اپنے آپ درست ہو جاتے ہیں۔
- زرتشت نے سچ بولنے، صفائی اور پاکیزگی کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ انھوں نے مالی امداد پر بھی زور دیا ہے۔ اس کا قول ہے کہ جو شخص مالدار ہو، اس کو چاہیے کہ وہ اپنے اضافی مال کے ذریعے دوسروں کی مدد کرے اور غیر مذہب کے مستحق لوگوں کی بھی مدد کرے۔
- زرتشت نے ایسے شخص پر افسوس کیا ہے، جو خیرات تو دے، مگر خیرات دیتے وقت اس کا دل خوش نہ ہو۔

- زرتشت نے محنت اور کوشش کو بڑی اہمیت دی ہے۔ انھوں نے آخری عمر تک کھیتی باڑی کے کاموں میں دلچسپی لی اور اپنے اور اپنے خاندان کے لیے روزگار کمایا۔
- زرتشت رہبانیت کے خلاف تھا، اس لیے انھوں نے دنیوی ذمے داریوں کو پورا کرنے اور شادی کو ضروری قرار دیا ہے، تاکہ ان کے پیروکار دنیا کے کام کاج کے ساتھ ساتھ مذہب پر بھی عمل کریں۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- زرتشت اپنے زمانے میں رائج مظاہرِ پرستی کو ماننے کا انکار کرتے ہوئے حق کی تلاش میں رہا اور اپنی قوم کو مالکِ حقیقی سے آگاہ کیا اور ان کو ایک مالک حقیقی کو ماننے اور نیکی کی طرف آنے کی دعوت دی۔
- زرتشت نے عرفانی علم حاصل کرنے کے بعد اپنے گھر والوں اور قریبی لوگوں کو دعوت دی، مگر سب ان کے مخالف ہو گئے۔ پھر وہ بلخ کے بادشاہ سے ملا اور اسے مالکِ حقیقی کی پہچان کرائی۔ زرتشت کی زندگی کا مقصد لوگوں سے نیکی اور ایک مالکِ حقیقی کی پہچان کرانا تھا، جس کی وجہ سے ان کی موت واقع ہوئی۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. زرتشت کہاں پیدا ہوا؟
2. زرتشت کے والدین کا تعلق کس خاندان سے تھا؟
3. زرتشت نے بچپن میں کس استاد سے تعلیم حاصل کی؟
4. کس عمر میں زرتشت کو مالکِ حقیقی کی معرفت حاصل ہوئی؟
5. زرتشت کی وفات کیسے ہوئی؟

(ب) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. زرتشت کی معنی ______________ ہے۔
2. زرتشت کی پیدائش کی جگہ ______________ ہے۔
3. زرتشت نے ابتدائی تعلیم ______________ سے حاصل کی۔
4. آہورامزدا کا مطلب ______________ ہے۔
5. زرتشت کو ایک سپاہی نے ______________ ذریعے شہید کر دیا۔

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. زرتشت پر بادشاہ، بیوی، بھائی اور وزراء ایمان لائے۔		
2. زرتشت ترکی زبان کا لفظ ہے۔		
3. گاتھا نظم کی صورت میں لکھا ہے۔		
4. زرتشت نے مظاہر پرستی اور شرک کی مخالفت کی۔		
5. زرتشت کا آبائی پیشہ زراعت اور جانور پالنا تھا۔		

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات مندرجہ ذیل نکات پر بات چیت کریں:

- انسان اپنے قول اور فعل کا نتیجہ دیکھتا ہے۔
- افسوس ہے ایسے شخص پر، جو خیرات تو دے، مگر اس کا دل خوش نہ ہو۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ زرتشت کی حالاتِ زندگی پر ایک نمائش اور مذاکرہ کریں، جس میں زرتشت مذہب کے اہم نکات، عقائد اور اخلاقی تعلیمات پیش کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
جراحی	زخموں کا علاج، ڈاکٹری	نصب العین	اصل منشا، نگاہِ مرکز
بالاتر	بلند، اونچا	تابع	ماتحت، فرمانبردار
مستحق	حق رکھنے والا	رہبانیت	اللہ تعالیٰ کی عبادت کے خاطر دنیا سے لاتعلقی کا اظہار

مقدس توما حواری(St. Thomas the apostle)

(زندگی، کردار اور خدمات)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- لفظ "حواری" کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے بارہ حواریوں کے نام بتا سکیں۔
- مقدس توما کے حالاتِ زندگی کے متعلق بتا سکیں۔
- جس خاص بات کی وجہ سے اسے یاد رکھا جاتا ہے انھیں بیان کر سکیں۔
- اخلاقی اقدار کے فروغ کے لیے ان کی کردہ خدمات کی تعریف کر سکیں۔
- ان کے اہم دستاویز کے متعلق مختصر بیان کر سکیں۔

حواری: حواری کے معنی ساتھی، مددگار اور تائید کرنے والا ہے۔ اس سے مراد حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے وہ خاص شاگرد اور ساتھی ہیں جو ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ جن کی تعداد بارہ ہے۔ ان کے نام درجِ ذیل ہیں:

(۱) شمعون پطرس (۲) اندریاس (۳) یعقوب بن زبدی (۴) یوحنا (۵) فلپ (۶) بر تل مائی (۷) متی (۸) توما (۹) یعقوب بن حلفئ (۱۰) تدائی (۱۱) شمعون بن حلفئ (۱۲) یہوداہ اسکریوتی۔

حالاتِ زندگی: مقدس توما کی ابتدائی زندگی، پیدائش، خاندان اور تعلیم کے متعلق تاریخ خاموش ہے، مگر ان کے متعلق چند اہم حقیقتیں درج ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی شاگردی: مقدس توما کو جب حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کے جماعت میں شامل کیا تو اس وقت یہ یہودی تھے۔ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی شاگردی قبول کرنے کے بعد انھوں نے دل و جان سے اپنے مرشد کی پیروی کی۔ ایک رات جب وہ عبادت میں مشغول تھے، تب حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے اپنے بارہ طالب علموں کو بلوایا اور انھیں حکم دیا کہ وہ یہودیہ چلے جائیں، کیوں کہ اس وقت زیادہ لوگ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے

خلاف ہو گئے تھے اور لوگوں کا حضرت یسوع مسیح علیہ السلام اور ان کے طلبہ پر ظلم انتہا تک پہنچ چکا تھا۔ تب اپنے یسوع مسیح کا فرمان سن کر اس نے اپنے گیارہ ساتھیوں کو یسوع مسیح کے حکم ماننے کے لیے حوصلہ افزائی کی اور یہودیہ چلے گئے۔

مقدس توما کا کردار: کردار اور شخصیت کے حوالے سے مقدس توما نہایت سنجیدہ اور خاموش طبیعت کا مالک تھا۔ کافی سوچ بچار کرنے اور حقیقتوں کی تلاش میں ہر وقت تیار رہتے تھے۔ نیز مقدس توما حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی دوبارہ زندہ ہونے کی گواہی کے حوالے سے جانے جاتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام مردوں میں سے زندہ ہونے کے بعد جب پہلی بار طلبہ پر ظاہر ہوئے تو یہ وہاں موجود نہیں تھے، اس لیے انھوں نے اس واقعے کو ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ "جب تک میں خود تصدیق کے طور پر حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو نہ دیکھوں، یقین نہیں کروں گا۔

حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا دیدار: اس کے بعد خود حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں، پاؤں اور پسلیوں کے زخموں کو دیکھ کر، انھیں سجدہ کیا اور "اے میرے خداوند، اے میرے خدا" کہہ کر نہ صرف خود ایمان اور اقرار کیا، بلکہ دوسروں کو بھی ان کے متعلق دعوت دی۔ اس واقعے کی وجہ سے ہی ان کو "تھامس شکّی" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

مقدس توما کی خدمات: آپ نے حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے حکم سے رسالت کی دعوت کے سلسلے میں برصغیر آئے۔ روایت ہے کہ آپ ہندستان اور موجودہ پاکستان کے علاقے ٹھٹہ اور ٹیکسیلا تک تبلیغ کرنے کے لیے آئے تھے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ آپ کو" پاک وہند کا رسول" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آپ جہاں جہاں گئے، وہاں کلیسائیں اور گرجاگھر تعمیر کروائے۔ برصغیر میں آپ کی خدمات کے حوالے سے یہاں کے لوگوں کو اس بات پر فخر تھا کہ آپ کی وجہ سے حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے متعلق معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ آپ اپنی پوری زندگی معرفتِ مسیح اور ایمان کی تعلیم میں مصروف رہے اور برصغیر میں حق کا پیغام پہنچایا۔

اہم دستاویز: مقدس توما سے تعلق رکھنے والے اہم دستاویز کا نام ہے "ایکٹا تومائی Acta Thomae"، جو کہ کچھ تبدیلیوں سے یونان اور شام میں محفوظ ہے۔ ناقابل تردید معلومات سے کہا جاسکتا ہے کہ ان کی اہلیت باطنی / روحانی باتوں سے ہو سکتا ہے۔

وفات: انھیں جولائی ۷۲ء میں مائیلاپور (مدراس) کے مقام پر اس وقت نیزہ مار کر قتل کیا گیا، جب وہ دعوت کی کام میں مصروف تھے۔ انھیں اسی جگہ دفن کیا گیا، جہاں بعد میں ایک گرجاگھر تعمیر کروایا گیا، جس کو "مقدس توما کیتھڈرل (St. Thoma Cathedaral) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ پاپائے اعظم پولوس ششم نے ان کو برصغیر کا مربی قرار دیا ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- مقدس توما کو برصغیر میں "پاک اور ہند کے رسول" کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- آپ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے دوبارہ زندہ ہونے کا تب تک اقرار نہیں کیا، جب تک خود نے ان کا دیدار نہیں کیا۔ اسی لیے انھیں "تھامس شکی" بھی کہتے ہیں۔
- ان کی اہم دستاویز "ایکٹا تومائی Acta Thomae" یونان اور شام میں موجود ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا شاگرد کس کو کہتے ہیں؟
2. مقدس توما کو "رسول" کا لقب کس نے دیا؟
3. مقدس توما کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟
4. مقدس توما کی جائے وفات پر کس نام سے گرجا گھر ہے؟
5. مقدس توما کے متعلق نوٹ لکھیں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ساتھی، مددگار اور تائید کرنے والے الفاظ کے معنی ہیں:

(الف) حواری (ب) رسول
(ج) ناصری (د) مسیحی

2. حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے حواریوں کے تعداد ہیں:

(الف) ۱۱ (ب) ۱۲
(ج) ۱۳ (د) ۱۴

3. حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی شاگردی سے پہلے مقدس توما تھے:

(الف) مقدس (ب) پوپ
(ج) یہودی (د) مسیحی

4. تھامس شکی کہا جاتا ہے:

(الف) مقدس توما کو (ب) مقدس البرٹ کو

(ج) مقدس سوما کو (د) مقدس پطرس کو

5. مقدس توما اپنے گیارہ ساتھیوں سمیت چلے گئے:

(الف) یروشلم (ب) جلیل

(ج) یہودیہ (د) ہیبرون

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "×" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. مقدس توما کو پاک و چین کا رسول بھی کہتے ہیں۔		
2. آپ جہاں گئے کلیسائیں تعمیر کروائیں۔		
3. جب حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے خود کو اپنے شاگردوں پر ظاہر کیا تو مقدس توما وہیں تھے۔		
4. مقدس توما حواری حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے شاگرد تھے۔		
5. پاپائے اعظم نے مقدس توما کو برصغیر کا مربی مقرر کیا۔		

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات مندرجہ ذیل نکات پر بات چیت کریں:

- مقدس توما کو "تھامس شکّی" کیوں کہتے ہیں۔
- دعوت کے کام میں جان دینا بڑے ثواب کا کام ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ مقدس تومار سول کی زندگی کے حالات کے متعلق مختلف مذہبی کتاب سے معلومات حاصل کرکے چارٹ بناکر، کلاس میں آویزاں کریں اور نمائش کا بھی بندوبست کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
تردید	رد کرنا، جواب دینا	باطنی	پوشیدہ، چھپا ہوا
مربی	پرورش کرنے والا		

باب پنجم

مذہبی تیوہار

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ:

- جان سکیں کہ اہم مذاہب کے مذہبی تیوہار سال میں کب منائے جاتے ہیں۔
- ان تیوہاروں کے منانے کا معاشرتی اور مذہبی پس منظر بتاسکیں۔
- ان تیوہاروں کو منانے کے مختلف طریقوں کے ذریعے پیدا ہونے والا اتحاد کا احساس کرسکیں۔
- ایک دوسرے کے تیوہاروں کا احترام کرسکیں۔
- قومی یکجہتی، مذہبی اہم آہنگی اور باہمی نیک نیتی جیسی خوبیوں کی تعریف کرسکیں۔

تعارف:

خوشی اور غمی انسان کی فطری کیفیات ہیں۔ فائدہ، اچھائی اور بھلائی ملنے سے انسان کو خوشی اور سُرور ملتا ہے۔ جب کہ نقصان اور برائی کا سامنا کرنے سے آدمی غمگین اور پریشان ہو جاتا ہے۔

ہر مذہب خوشی اچھی طرح منانے اور غمی کو خوش اسلوبی سے نبھانا سکھاتا ہے۔ خوشی منانے کے ہر مذہب میں مختلف دن یا تاریخیں ہوتی ہیں، جن پر عوامی دلچسپی کا لحاظ رکھ کر لوگ مذہبی روایات و رسومات، پوجا پاٹھ اور دوسری سرگرمیوں کے ذریعے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جس کا مقصد قومی سطح پر تمام لوگوں کو ہم آہنگ کرنا اور ان میں برداشت اور رواداری کو فروغ دینا ہے۔

اس باب میں ''عیدالاضحیٰ'' ، ''ایسٹر''، ''ہولی'' اور ''نوروز'' کے عنوانات سے مشہور تیوہاروں کے متعلق اسباق دے گئے ہیں۔

عید الاضحیٰ

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- عید الاضحیٰ کے بارے میں بیان کر سکیں۔
- جان سکیں کہ عید الاضحیٰ اسلامی سال کے ماہِ ذوالحج کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے۔
- جان سکیں کہ یہ دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی "سنت" کے طور پر منایا جاتا ہے۔
- اس موقعے پر "جانوروں کی قربانی کرنا" کی اہمیت پر بحث مباحثہ کر سکیں۔

عید الاضحیٰ کو "قربانی والی عید" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ذوالحج کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ یہ عید اصل میں اس قربانی کی یاد دلاتی ہے، جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مالکِ حقیقی کے حکم سے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مالکِ حقیقی کے نام پر قربان کرنے کا ارادہ کیا۔ دونوں باپ بیٹے مالکِ حقیقی کی دربار میں اس قربانی کے لیے تیار ہوئے اور مالکِ حقیقی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ پر دنبے (مینڈھا) کو بھیجا۔ قرآن مجید میں اس واقعے کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

> "پھر جب وہ ان کے ساتھ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ گویا تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچ لو کہ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابا جان جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پایئے گا۔ اس طرح جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم۔ تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے قربانی کے ایک بڑے جانور سے ان کا یعنی اسمٰعیل کا فدیہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ہم نے ابراہیم کا ذکر خیر باقی رکھا۔ (الصافات: ۱۰۲ تا ۱۰۸)

عیدالاضحیٰ کا تیوہار اس عظیم قربانی کی یاد میں ہر سال منایا جاتا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو تازہ کیا جاتا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اگرچہ قربانی کا گوشت اور خون مالکِ حقیقی تک نہیں پہنچتا، مگر انسان کی نیت اور پرہیز گاری ضرور مالکِ حقیقی تک پہنچتی ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح ہوا ہے:

> ''اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون۔ بلکہ اس تک تمھاری پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان کو تمھارے زیر فرمان کر دیا ہے تاکہ اس بات کے بدلے کہ اس نے تم کو ہدایت بخشی ہے اسے بزرگی سے یاد کرو۔ اور اے پیغمبر نیکوکاروں کو خوشخبری سنا دو۔'' (الحج:۳۷)

مقصد یہ کہ عیدالاضحیٰ کا یہ تیوہار اسلامی جوش و جذبے سے منایا جاتا ہے، جس میں انسانی فکر اور خیالات کو پاک کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی بھائی چارے اور اتحاد کو فروغ اور دنیا میں انسان دوستی کے احساس کو زندہ رکھنا ہے۔ اس موقعے پر مسلمان عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر سنت ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے خاص جانور مثلاً: دنبا، بکرا، بھینس، گائے یا اونٹ وغیرہ ذبح کرتے ہیں۔ ان کا گوشت غریبوں، مسکینوں، رشتے داروں اور دوستوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ قربانی کا یہ دن ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہم ضرور تمندوں کی مدد کے لیے خود کو ہمیشہ تیار رکھیں اور اپنی پیاری سے پیاری چیز مالکِ حقیقی کے نام پر قربان کریں۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- عیدالاضحیٰ خوشی اور جشن کا دن ہے۔
- عیدالاضحیٰ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد دلاتی ہے۔
- عیدالاضحیٰ کے دن ہم مالکِ حقیقی کے احسانات ماننے کے ساتھ ساتھ اپنی پرہیز گاری کا وعدہ بھی کرتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. عیدالاضحیٰ کا اصل مقصد کیا ہے؟
2. عیدالاضحیٰ کو ''قربانی والی عید'' کیوں کہتے ہیں؟
3. نیکی اور پرہیز گاری کے ساتھ یہ تیوہار کون سے اہم پیغامات کی نشان دہی کرتا ہے؟

4. عیدالاضحیٰ سے متعلق تاریخی واقعات کے بارے میں نوٹ تحریر کریں۔
5. قربانی والا واقعہ کب پیش آیا؟

(ب) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. عیدالاضحیٰ کو ______________ بھی کہتے ہیں۔
2. مالکِ حقیقی کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ______________ کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔
3. حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ پر ایک ______________ قربان ہو گیا۔
4. عیدالاضحیٰ ______________ کی یاد میں منائی جاتی ہے۔
5. یہ عید ہم کو اپنی ______________ میں ______________ چیز قربان کرنے کا درس دیتی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. قربانی کا گوشت صرف اپنے لیے ہوتا ہے۔	☐	☐
2. حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خط ملا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرو۔	☐	☐
3. ان کے بیٹے کی جگہ پر ایک بکرا قربان ہو گیا۔	☐	☐
4. اس دن پر مسلمان پٹاخے پھوڑتے ہیں۔	☐	☐
5. جانوروں کا گوشت اور خون مالکِ حقیقی تک پہنچتا ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات درج ذیل نکات پر بحث ومباحثہ کریں:

- پرہیزگاری مالکِ حقیقی کو بے حد پسند ہے۔
- عیدالاضحیٰ ہمیں دوسروں کے لیے ہمدردی کا احساس دلاتی ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ عید الاضحیٰ کی مناسبت سے اخبارات اور رسالوں میں سے مضمون جمع کر کے کلاس کے نوٹس بورڈ پر لگائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
ذوالحج	اسلامی مہینے کا نام	سُرور	سکون، راحت
دوڑ دھوپ کی عمر	محنت مشقت کی عمر	فدیہ	جان کا معاوضہ، صدقہ

ایسٹر

(Easter، عید قیامِ مسیح)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ایسٹر کے متعلق بتا سکیں۔
- ایسٹر منانے کی اہمیت کے متعلق بحث مباحثہ کر سکیں۔
- جان سکیں کہ سال کے کون سے دن ایسٹر منایا جاتا ہے۔
- "ایسٹر ایگ" کی اہمیت بیان کر سکیں۔

مسیحی سال کی ایک بڑی عید ایسٹر ہے، جو حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے مُردوں میں سے زندہ ہونے کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ اس عید کی تاریخ جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ۲۱ مارچ کے بعد جس تاریخ پر جب چاند پورا ہو، اس کے بعد آنے والا پہلا اتوار ایسٹر ہو گا۔ اور اگر پورا چاند پہلے اتوار پر ہو تو اس کے بعد آنے والا اتوار ایسٹر ہو گا۔

حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا مُردوں میں سے زندہ ہونا بائبل مقدس کے کافی پیش گوئیوں کی تکمیل ہے۔ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا:

> "انھوں نے ان سے کہا کہ ایسے حیران نہ ہوں۔ آپ یسوع ناصری کو، جسے پھانسی پر چڑھایا گیا تھا، اس کو ڈھونڈتے ہو۔ وہ تو زندہ ہو چکا ہے۔ وہ یہاں نہیں۔ دیکھو، یہ وہ جگہ ہے، جہاں انھوں نے ان کو رکھا تھا۔ مگر آپ جا کر ان کے شاگردوں اور پطرس سے کہیں کہ وہ آپ سے پہلے جلیل کی جانب جائے گا۔ آپ ان کو وہیں دیکھیں گے۔ جیسے اس نے آپ سے کہا ہے۔" (مرقس: باب ۱۴ آیت ۶۔۷)
>
> پھر حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ان کے کہنے کے مطابق تیسرے دن زندہ ہو کر اٹھے۔

حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے کافی ثبوتوں کے ذریعے اپنے آپ کو زندہ ثابت بھی کیا۔ جیسے ان کے گیارہ شاگردوں نے انھیں دیکھا۔ مچھیروں نے بھی دیکھا تھا۔ (متی: باب ۲۸ آیت: ۱۔۸)

مریم مگدلینی نے بھی انھیں دیکھا تھا۔ ایک مرتبہ ۵۰۰ لوگوں نے ایک ساتھ مل کر انھیں دیکھا تھا۔ (متی: باب ۱۶: آیت ۱ تا ۱۱۔ مرقس: باب ۲۷ آیت: ۵۳، باب: ۲۸ آیت ۲ تا ۱۵)

انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ:

"اگر یسوع مسیح مردوں میں سے زندہ نہیں ہوئے تو ہمارا ایمان لانا بے فائدہ ہے اور ہم ابھی تک گناہ کی زندگی گزار رہے ہیں اور ہمارے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔"

(رومیون: باب ۴ آیت ۲۵، پطرس: باب ۲ آیت ۱۳)

پوری دینا کے مسیحی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام مرنے کے بعد، تیسرے دن مردوں میں سے زندہ ہوئے تھے۔ اور وہ اسی خوشی کی یاد میں "ایسٹر" یا "عیدِ قیامِ مسیح" مناتے ہیں۔ پوری دنیا کے مسیحی اور پاکستانی مسیحی اس تیوہار کو شان و شوکت سے مناتے ہیں اور اپنی نجات کے ایمان پر پختہ ہونے کا عزم کرتے ہیں۔ اس دن گرجاگھروں میں عبادات کی جاتی ہیں، جن میں رواداری، پیار، محبت اور قربانی کے اسباق دیے جاتے ہیں۔

ایسٹر والے دن گھروں میں مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اچھے پکوان پکائے جاتے ہیں اور سب گھر والے ساتھ مل کر کھاتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اس موقعے پر اپنے مسیحی بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہیں اور ان کی خوشیوں میں شامل ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ مذہبی تیوہار، ثقافتی تیوہار کی صورت میں بھائی چارے، یکجہتی اور پیار محبت کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔

اس تیوہار پر ایسٹر انڈے کھائے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو بطور تحفہ بھی دیے جاتے ہیں۔ آج کل اصلی انڈوں کے بجائے مصنوعی انڈے جن میں چاکلیٹ بھری ہوتی ہے خاص طور پر بچوں کو دیے جاتے ہیں۔ ایسٹر انڈے حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو صلیب دینے کے بعد پھر زندہ ہونے کی یاد میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ کیوں کہ انڈا زرخیزی اور زندگی کی علامت ہوتا ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- مسیحیت میں ایسٹر ایک نہایت ہی اہم عید ہے، جو حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے دوبارہ زندہ ہونے کی یاد میں منائی جاتی ہے۔
- پوری دنیا کے مسیحی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ان کو نجات دلانے والے ہیں اور وہ اپنی رحمت سے ان کے تمام مسائل کے حل کرنے میں ان کی مدد کرنے والے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ایسٹر کی تاریخ جاننے کا کیا طریقہ ہے؟
2. مسیحی ایسٹر کیوں مناتے ہیں؟
3. پوری دنیا کے مسیحی ایسٹر کا تیوہار کیسے مناتے ہیں؟
4. ایسٹر انڈوں کا کیا مطلب ہے؟
5. ایسٹر کے متعلق ایک نوٹ تحریر کریں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ایسٹر کو سندھی اور اردو میں کہا جاتا ہے:

(الف) عید قیام مسیح　　(ب) کرسمس

(ج) بیساکی　　(د) عید

2. ایسٹر حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی منائی جاتی ہے:

(الف) ولادت کی وجہ سے　　(ب) وفات کی وجہ سے

(ج) دوبارہ زندہ ہونے کی وجہ سے　　(د) الہام نازل ہونے کی وجہ سے

3. مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام وفات کے بعد زندہ ہوئے:

(الف) دو دن کے بعد　　(ب) تین دن کے بعد

(ج) چار دن کے بعد　　(د) پانچ دن کے بعد

4. ایک مرتبہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو ایک ساتھ لوگوں نے دیکھا:

(الف) ۴۰۰　　(ب) ۵۰۰

(ج) ۳۰۰　　(د) ۱۰۰

5. ایسٹر کا خاص طعام ہے:

(الف) ساگ　　(ب) سوئیاں

(ج) گوشت　　(د) انڈے

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا زندہ ہونا بائبل کی پیشن گوئی کی تکمیل ہے۔		
2. حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو مچھیروں نے بھی دیکھا۔		
3. ایسٹر پارسیوں کی اہم عید ہے۔		
4. ایسٹر انڈوں میں کھیر بھری ہوتی ہے۔		
5. ایسٹر انڈا زرخیزی اور زندگی کی علامت ہے۔		

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات مسیحیت کے مذہبی دنوں کے نام اور ان کا مختصر تعارف لکھیں اور کلاس میں اس کا مذاکرہ منعقد کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ایسٹر کے تیوہار کی مناسبت سے مختلف گروپوں میں ایسٹر کی کہانیوں کو کردار نگاری یا رول پلے (Role Play) کے ذریعے پیش کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
پیشن گوئی	کسی بات کی پہلے سے خبر دینا	عزم	پکا ارادہ
صلیب	عیسائیوں کا مقدس نشان	رواداری	کسی بات کو رعایت سے جائز رکھنا

ہولی(Holi)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ہولی کے متعلق بتا سکیں۔
- جان سکیں کہ ہولی سال کے بہار اور سردیوں والے سنگم پر منائی جاتی ہے۔
- ہولی منانے کا پس منظر بیان کر سکیں۔
- ایک دوسرے پر "رنگ ڈالنا" والی رسم کی وضاحت کر سکیں۔
- جِلد کو نقصان نہ پہنچانے والے رنگ کے استعمال کی اہمیت بتا سکیں۔

ہندو مذہب کے اہم اور بڑے تیوہاروں میں سے ایک ہولی بھی ہے، جو بسنت یعنی بہار کی موسم میں منائی جاتی ہے۔ اس تیوہار میں رات کو ہولی کی آگ جلائی جاتی ہے، جس کو "ہولکا دہن" کہا جاتا ہے، جس کا مقصد اس واقعہ کی یاد کو تازہ کرنا ہوتا ہے، جب بھگت پرہلاد کی جان کو خطرہ تھا تو بھگوان، پرہلاد کی آگ میں حفاظت کی تھی اور ہندو بھائی پرہلاد کی فتح کی خوشی میں ہولی کا تیوہار مناتے ہیں۔ اصل میں پرہلاد کی فتح بدی اور شیطانی قوتوں پر نیکی اور دیوی کی قوتوں کا غالب آنا ہے۔ جھوٹ کے مقابلے میں سچ کو فاتح ہونا ہے۔

پرانی بات ہے کہ کسی زمانے میں ایک راجا ہرناکشپ کشمیر سے ملتان تک راج کرتا تھا۔ جوانی میں وہ راجا بڑا اعبادت گزار تھا اور اس کی یہ دعا قبول ہو چکی تھی کہ اسے موت ایسے وقت آئے، جب نہ دن ہو اور نہ رات ہو، نہ زمین پر مرنے، نہ فضا میں۔ اسی لیے اسے یہ وہم ہوا تھا کہ وہ کبھی بھی نہیں مرے گا۔ جب اسے اپنے اَمَر ہونے کا یقین ہوا تو اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا اور اپنی عوام کو مجبور کیا کہ وہ اسے اپنا رب مانیں اور اس کو ہی سجدہ کریں۔ کچھ وقت کے بعد اس کے ہاں اولاد پیدا ہوئی اور بھگوان نے اسے ایک بیٹا دیا، جس کا نام "پرہلاد" رکھا گیا۔

اس وقت کے دستور کے مطابق جب پرہلاد کی عمر چار سال، چار ماہ اور چار دن ہوئی تو اسے ایک اچاریہ کے گروکل میں بھیجا گیا۔ گروکل اس وقت ایسا اسکول ہوتا تھا، جس میں راج کماروں (شہزادوں) کو شاہی آداب اور رسومات کے مطابق

تعلیم دی جاتی تھی۔ پرہلاد نے گروکل میں ہندومت کی مقدس کتابوں، ویدوں، اپنشدوں اور پُرانوں کی تعلیم حاصل کی۔ بارہ سال تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب پرہلاد گھر لوٹا، دیکھا کہ مندروں میں روشنی ہو رہی تھی اور لوگ ہرناکشپ کی مورت کو سجدہ کر رہے تھے۔ انھیں وہیں پتا چلا کہ ان کے والد نے خدائی کی دعویٰ کیا ہے اور مندروں میں اپنی مورتیاں بنوا کر لوگوں سے زبردستی خود کو سجدہ کرواتے ہیں۔

پرہلاد نے مندر کے لوگوں سے کہا کہ میرا والد تو فانی ہے۔ ہمیں تو بھگوان کی پوجا کرنی چاہیے۔ اس لیے اس نے ہرناکشپ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ جب تک پرہلاد اپنی بات پر قائم رہا، تب تک ہرناکشپ اسے مختلف تکالیف دیتا رہا۔ یہاں تک کے اس نے اپنے بیٹے کو دریا میں پھینکا۔ پھر پہاڑ سے نیچے گرایا، مگر پرہلاد ہر بار بچ گیا۔ آخر ہرناکشپ کو شکست نصیب ہوئی اور وہ اپنے درباریوں سمیت ہلاک ہو گیا۔ جب کہ مالکِ حقیقی کی مرضی سے ان کا بھگت پرہلاد زندہ رہا۔ مالکِ حقیقی نے پرہلاد سے کہا:

ترجمہ: اے پرہلاد! میری مہربانیوں سے تم تمام مشکلوں اور آزمائشوں میں محفوظ رہے ہو۔ اگر تم نروان (نجات) چاہتے ہو تو میری ہدایت پر عمل کرتے رہو۔ (وشنو پران ۲۸/۲۰/۱)

ہولی کا تیوہار پرہلاد کی یاد میں منایا جاتا ہے، کیوں کہ اس دن سچ فاتح ہوا اور جھوٹ کو شکست ہوئی۔ اس دن چِتائیں بنا کر ان میں ہولی کا پتلا جلا کر یہ عہد کیا جاتا ہے کہ پرمیشور کا نام ہمیشہ رہے گا۔ اسی طرح ہولی کا تیوہار خوشی اور رنگوں کا تیوہار بن جاتا ہے، جس میں لوگ ایک دوسرے پر رنگوں کی بارش برساتے ہیں، جس سے پیار اور محبت ظاہر ہوتی ہے۔

پاکستان میں ہندو برادری زیادہ تر سندھ میں رہتی ہے۔ وہ سب ہولی کے اس تیوہار کو نہایت شان و شوکت سے مناتے ہیں۔ پوری دنیا کے تمام ہندو بھائی ایک دوسرے کے لیے خوشی کا پیغام بھیجتے ہیں۔

"کسی سے مالکِ حقیقی دور نہیں ہوتا اور کوئی مالکِ حقیقی سے دور نہیں ہوتا؟"

شلوک ۶/۳۰: "جو یوگی مجھے ہر جگہ دیکھتا ہے اور سب کچھ مجھ میں دیکھتا ہے، میں کبھی بھی اس سے دور نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ مجھ سے دور ہوتا ہے۔" (شریمد بھگود گیتا)

ہولی مناتے وقت رنگ ایسے استعمال کرنے چاہیے جو آنکھوں اور جلد کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- ہندوؤں میں ہولی بسنت یعنی بہار کی موسم کی آمد کے طور پر منائی جاتی ہے۔ ہولی کا تیوہار پرہلاد کی فتح کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔
- اس دن کا اہم مقصد اپنے آپ کو برائیوں سے دور کر کے، نیکیوں کو اختیار کرنا ہے اور ہولی کے رنگوں سے اپنے دل اور روح کو روشن کرنا ہے۔
- ہولی رنگوں کا تیوہار ہے، جس میں لوگ ایک دوسرے پر رنگوں کی بارش برساتے ہیں۔
- ہولی کا یہ تیوہار سچ کی فتح اور جھوٹ کی شکست کی یاد میں پُتلا جلا کر منایا جاتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ہولی کا پیغام کیا ہے؟
2. ہولی تیوہار کا تاریخی پس منظر تحریر کریں۔
3. ہندو بھائی ہولی کا تیوہار کیسے مناتے ہیں؟
4. پرہلاد نے مندر کے لوگوں کو کیا بات کہی؟
5. ہولی کے تیوہار کے متعلق نوٹ تحریر کریں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ہولی میں ایسے رنگ استعمال کیے جائیں جو نقصان دہ نہ ہو۔	☐	☐
2. پرہلاد نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔	☐	☐
3. لوگ ہرناکشپ کو سجدہ کر رہے تھے۔	☐	☐
4. ہولی کی رات آگ جلانے کو "ہولکا دہن" کہا جاتا ہے۔	☐	☐
5. ہولی سردیوں کی موسم میں منائی جاتی ہے۔	☐	☐

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. ہولی ____________ کا تیوہار ہے۔
2. ہولی کا تیوہار ____________ کی فتح کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔
3. ہولی کا مقصد اپنے آپ کو ____________ سے دور کرنا ہے۔
4. رنگوں کے ڈالنے کا مقصد اپنے ____________ اور ____________ کو روشن کرنا ہے۔
5. اس موقعے پر لوگ ایک دوسرے پر ____________ برساتے ہیں۔

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات مندرجہ ذیل نکات پر بحث مباحثہ کریں:

- حق وباطل کی جنگ میں فتح ہمیشہ سچ یعنی حق کی ہوتی ہے۔
- سچائی ہماری زندگی کا مقصد ہے، جیسے پرہلاد کی فتح ہوئی۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ ہولی کے موقعے پر تقریب منعقد کریں۔ اساتذہ اور منتظمِ اعلیٰ کو اس تقریب میں مدعو کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

معنی	لفظ	معنی	لفظ
جیتنے والا	فاتح	زبردست، زورآور	غالب
مٹنے والا	فانی	نہ مرنے والا	اَمَر

نوروز (Nauroz)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- نوروز کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- اس بات کی تعریف کر سکیں کہ یہ دن مختلف عقائد رکھنے والے لوگوں کی جانب سے منایا جاتا ہے۔
- اس تیوہار کو بطور انسانی ثقافتی ورثے کی اہمیت کے متعلق جان سکیں۔
- اس تیوہار کے آمد پر خود کو پُرجوش محسوس کریں۔

''نوروز'' فارسی زبان کا لفظ ہے، جس کی معنی ہے ''نیا دن''۔ زرتشت مذہب اور اسلام کو ماننے والوں میں سے کچھ لوگ یہ تیوہار ہر سال ۲۱ مارچ کو مناتے ہیں۔ اس دن زمین، سورج کے گرد اپنا سالانہ چکر پورا کر کے، نئے چکر کی شروعات کرتی ہے۔ اسی مناسبت سے یہ دن بہت خوشی و عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ ۲۱ مارچ پر دن اور رات برابر ہوتے ہیں اور بہار کی موسم کی شروعات ہوتی ہے۔

تاریخی روایات کے مطابق نوروز کے تیوہار کی شروعات تقریباً ڈھائی ہزار سال قبل ایران کے بادشاہ جمشید نے کی تھی۔ اس نے نوروز کو قومی تیوہار قرار دیا ہے۔ اس موقعے پر شاہ جمشید درباریوں میں انعامات تقسیم کرتا تھا اور ضرورت کے مطابق عہدے داران میں تبدیلیاں اور نئی تقرریاں کرتا تھا۔ نوروز کے موقعے پر ملک کے دور دراز علاقوں سے لوگ اپنے شہنشاہ کے پاس تحائف لاتے تھے، جن میں ہری (Green) چیزیں اور سبزیاں وغیرہ بھی ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو بھی تحائف دیتے رہتے تھے۔ نو روز کا جشن زرتُشت مذہب کے پیروکاروں کے لیے اہم ہے۔ مطلب یہ کہ اس وقت سے لے کر آج تک نوروز زرتشت مذہب کے پیروکاروں کا اہم تیوہار، جب کہ ایران کا قومی تیوہار چلتا چلا آرہا ہے۔ یہ ہر سال بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ نوروز کی تقریبات بہار کی آمد کے بعد سے کئی روز تک جاری رہتی ہیں۔

نوروز کے دن زرتشت مذہب کے لوگ بڑے روایتی دستر خوان بچھاتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق دستر خوان زندگی، صحت، دولت کے فروغ، محبت، صبر اور خلوص کو ظاہر کرتا ہے۔ نوروز کے موقعے پر سات خاص اشیا کے استعمال کا خیال رکھا جاتا ہے، جو درج ذیل ہیں:

شمار	اشیا	معنی	تصور یا عقیدہ
۱۔	سبزی	گندم، جَو، میھری	روحانی پختگی کے لیے۔
۲۔	سامانو	ایک میٹھی ڈش	دولتمندی کی نشانی۔
۳۔	صوف	ثمر	صحت اور خوبصورتی کی نشانی۔
۴۔	سنجید	جنگلی زیتون، سوکھا پھل	محنت کو ظاہر کرتا ہے۔
۵۔	سیر	لہسن	صحت کو ظاہر کرتا ہے۔
۶۔	سماق	ایک درخت کا نام	نیکی کی برائی پر فتح کو ظاہر کرتا ہے۔
۷۔	سُرکا	سرکا	صبر کو ظاہر کرتا ہے۔

درج بالا ساتوں خاص اشیا کی مدد سے دستر خوان کو خوبصورتی اور من پسند انداز میں سجایا جاتا ہے اور خاندان کے سبھی افراد دستر خوان کو سجانے میں شریک ہوتے ہیں۔

مطلب یہ کہ نوروز کا دن مالکِ حقیقی کی دی ہوئی لامحدود رحمتوں اور برکتوں کا احساس دلاتا ہے۔ تمام لوگ اپنے مالکِ حقیقی سے وعدہ کرتے ہیں کہ وہ اس سے محبت کو جاری رکھیں گے اور اس کے احکام کے مطابق عمل کریں گے اور اس کے ساتھ اس کی مخلوق سے حسن سلوک کریں گے اور رواداری سے پیش آئیں گے۔

نوروز کا تیوہار مالکِ حقیقی کی رحمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ شکرانہ ادا کرنے کا دن ہے۔ یہ دن انسان دوستی کے جذبے کو فروغ بھی دیتا ہے۔

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ

- ایرانیوں کے پاس نوروز عید کا جشن ہے، جو ڈھائی ہزار سال قبل ایران کے بادشاہ جمشید نے شروع کیا تھا۔
- نوروز ہر سال ۲۱ مارچ کو منایا جاتا ہے، جس دن زمین سورج کے گرد اپنا چکر پورا کرکے، نئے سفر کی شروعات کرتی ہے۔
- نوروز کا جشن زرتشت مذہب کے لوگوں کے علاوہ ایران اور وسط ایشیا کے مسلمان بھی مناتے ہیں۔
- نوروز کا تیوہار نئی امید کا پیغام لاتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ''نوروز'' کون سی زبان کا لفظ ہے؟
2. اس سبق میں ۲۱ مارچ کے متعلق کون سی اہم بات کا ذکر ہے؟
3. ایران میں نوروز کے تیوہار کی شروعات کب ہوئی اور کس نے کی؟
4. ''نوروز'' کے دن کون سی تقریبات ہوتی ہیں؟
5. ''نوروز'' کے متعلق ایک نوٹ تحریر کریں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں۔

1. لفظ ''نوروز'' زبان سے ماخوذ ہے:

(الف) فارسی (ب) عربی

(ج) اردو (د) سندھی

2. لفظ ''نوروز'' کے معنی ہیں:

(الف) نواں دن (ب) نیا دن

(ج) پہلا دن (د) بڑا دن

3. نوروز کو بادشاہ نے قومی تیوہار قرار دیا تھا:

(الف) خسرو (ب) خمینی

(ج) جمشید (د) احمد نزاد

4. نوروز تیوہار مذہب کے پیروکار مناتے ہیں:

(الف) اسلام کے (ب) یہودیت کے

(ج) مسیحیت کے (د) زرتشت کے

5. نوروز میں دستر خوان کی اشیا کی تعداد ہوتی ہے:

(الف) ۴ (ب) ۵

(ج) ۶ (د) ۷

(ج) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. نوروز پاکستانیوں کا قومی دن ہے۔		
2. نوروز ڈھائی ہزار سال سے منایا جارہا ہے۔		
3. نوروز ہر سال ۲۵ دسمبر کو منایا جاتا ہے۔		
4. ۲۱ مارچ کو دن بڑا اور رات چھوٹی ہوتی ہے۔		
5. نوروز مالکِ حقیقی کی نعمتوں کے شکرانے کا دن ہے۔		

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات مندرجہ ذیل نکات پر بحث مباحثہ کریں:

- نوروز کا تیوہار اس کائنات اور فطرت سے بالکل قریب ہے۔
- نوروز تیوہار کے مذہبی اور ثقافتی نکات پر بات چیت۔
- عملی زندگی میں نوروز کا امید اور امن کا پیغام۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ نوروز کے روایتی دستر خوان کی تصاویر جمع کریں اور استاد ان کی حقیقت اور معنویت پر بات چیت کریں۔
- طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اس بات کا عہد کریں کہ نوروز کے تیوہار کے مناسبت سے اپنی برائیوں کو چھوڑیں اور نیکیوں کو اختیار کریں۔
- طلبہ کو اچھی عادتوں کی فہرست بنانے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔